

عاشق الزمان فی محراب المولود

والعظم سید الانام

در دالرد مولود عبد الواحد و مولود نجم الدین موز
بشبات مندوبیت محافل سلا و شریف و
قیام به کام ذکر ولادت شریف منصف
غواص بحر معانی سیاح قلوب مبین

تذقیق مقبول در کمال صمد

مولوی محمد زیدوف

سلمه الله

تعا

۳۹

۱۳۵۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي خلق الموجودات وخص الإنسان من بينهم بأنواع الشرف والكرامة
وجعله ذا عقل وفهم وعلم وأشرف المخلوقات وأبعث رسلاً مبشرين ومنذرين
بالكتاب المبين وأعطاه حسيبة نبينا وسنيداً على سائر الخلق
وارفضاه جميع الكلايات وأخرجناهم من الظلمات إلى النور بكمال الآيات وأ
أفقدناهم من الجهل والضلالة إلى الهداية ووفقنا بقليد الحميد بن محمد
وأتياء العلماء والراغبين بأنواع القربات وفضلنا بأشرف قبلا النبي الذي
كوى شرفاً وفضلاً على سائر المكنات وجعل محبته وأعظمه فرض عين على
كل واحد من الكائنات والقيام من الله تعالى على طيب وسليم الذي هو
من الواجبات ٥ بَارِئٌ صَلِّ وَسَلِّمْ دَالِمًا أَبَدًا عَلَى نَبِيِّ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
أما بعد انعم عباده الامام سیدنا محمد زرقه السد الزرقاني الصمد محبة الرسول الامام
بيان من لانا به كداس عرسي من جناب افادت باب عامي السنة الحميدة فطامع البعثة

١٥٠

الحمد لله رب العالمین ربہ المہتین استاذنا مولانا مولوی محمد خلیفہ رحیم صاحب امیر نظام
 لی استقامت مبارکت مختصر در باب استحباب قیام وقت ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ طریقہ مسکو کہ سلف کرام و علمای دہلا حرام کا ہی مخطوط پایا تھا
 نظر اس کے کہ مستقیم حاصل اور بی علمی روایات مدللہ سی خالی تھا تا فہم ہر ایک عامی کا
 حاضر ہو مولوی صاحب کا صد فرخ آباد علی بیگم الدین قزوینی او سکار دیکھا چونکہ مضامین
 روایات سی احادیث اور احادیث او نکل ظاہر اور عیان تھی اور تحریرات سابقہ علم
 حرمین شریفین و علمای دہلی و رام پور کے غیرہ کی تباہ جواب محرمہ جناب استاذنا کافی اور
 وافی نہیں لہذا جناب ممدوح ملتفت تحریر و وارد نہوی جواب جاہلان باشد غموشی مان
 اگر دونوں را دیکھ بھی استعدا و علمی اور تدبیر کہتی تو جناب ممدوح جواب و سکا ایسا دیا
 شکن کہتی کہ را دون کو بجز سکوت و شبانی کی اور کچھ حاصل نہوا کیونکہ تحقیق مسائل دینیہ میں جناب
 ممدوح بر طولی کہتی ہیں اور عمرانی چ سیرکت شرعیہ و با حاشہ علمای کرام کی بسر کی ہی
 مسائل حقیقہ و مشککہ میں بنجام مناظرہ علمای کبار و فضلاء فوی الاقدار کے حق بجانب ملی
 از روی روایات کتب معتبرہ و استحسان مقصوب دیگر علمای نامدار اطراف و اقطار کی قرار پایا
 مگر ہر گاہ کہ او پر مطالب و اجواب کی مینی نظر کی رنگ ہاشمی اور حرارت اسلامی جو شہین آئی
 کہ سکوت اور عدم تعرض کا متحمل نہوا کیونکہ باوجود بی علمی اور جہالت کی سخت زبان و رازمی و سنی
 ستر دہوئی اور کلمات شنیعہ ملحدانہ اور بی ادبانہ سی تحریر او کی ملوئی اور تحقیر و تضلیل ملک
 تکفیر علمای کرام اور محدثین و اولیای عظام و متصوفین عالی مقام کی از سلف ناخلف اور
 اسارت آداب بجناب ختمی تاب کی اوس سی مفہوم و مبتادرتی لہذا بموجب قول زبوی
 اگر منجم کہ نابینا و چاہت ہا اگر خاموش بنشینم گناہت ہا تحقیقا للحق و ابطال للباطل مضر و
 ہذا کہ خوشگاہیامی روایات کی بخوبی کجائی تا موجب ہدایت گمراہوں ہو اور نیکیت اور
 اسکا تہمت عمن کی کہ اسنی عمل او اور مومنین اضلال و تبلیس شیاطین سی محفوظ
 اور حصول رہین اور مغالطہ اور فریب میں نہ آجا وین لہذا نام اس سالہ کا غایۃ المرامہ فی
 تحقیق المولد والقیام تعظیم سید الامام رکبا اللہم اجلنا من المتبعین شہدۃ و المناوین بادا

والمعین لاد واصحابہ وسلم علیہ السلام طلب شروع کرتا ہو کہ انھوں نے جو اسے
دعوت میں نہ کہ وہ ہی ایک محافل مولد شریف اور دو سو قیام وقت کے لئے لایا گیا
صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی دونوں امر محل نزع ہیں پس یہاں سے یہاں تک کہ
استحسان ان دونوں امر خطیر کی اس مقام پر بطور مختصر بیان ہوئی کہ انما ہوتا اول
پس جمہور محدثین مستندین و فقہائے مجتہدین و کافہ علماء و شافعی و حنفی و مالکی و شافعی
اور سلف صاحبین رحمہم اللہ اجماعاً فی استحباب ہر شخص ہر مسئلہ شریف کا اعتناء
کیا ہی اور اپنی تصانیف میں بدلائل و اسناد صحیحہ کی فراہمی اور ان کے کتب کا تصحیح و ذکر
کیا جائی تو ضبط افوی کی اسما کا حد و حساب افزون اور دائرہ حصر عقل سی ہرون
ہی بلکہ اگر اکثاف اور اکثر کی کچاوی تو یہی یہ رسالہ بہت طویل ہو جائی اس واسطی
بمقتضای مالا یدرک کلمہ لایترک کلمہ کی تصریح اسما بعضی کی بدون نقل کلام مستحکم
بہ بعضیہ کی اور نقل کلام برخی پر اکثاف کی جاتی ہی کہ ہر واحد ان ثقات سی مقتضای او
مستند با نفاذہ ہی چہ جا کہ اتفاق ان اکابر کا اور اجماع اس جم غفیر کا ایک امر خطیر
ہو پس اتباع او سکا واجب اور ناگزیر ہی حضرت شیخ الفقہار و المحیثین تاج العلماء
والعارفین شیخ شیوخ العالم قطب الاقطاب الغوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر
جلالی رضی اللہ عنہ و امام المحدثین ابو الفرج ابن جوزی محدث فقیہ حنبلی و ابو الخطاب
عمر بن وحیہ کلبی و ابن خلکان محدث شافعی و علامہ فسطانی صاحب المواعظ اللدنیہ
و شارح صحیح بخاری و شیخ القرار الحافظ ابن حجر زی و محمد بن علی دمشقی صاحب سلک النجاشی
و الراشد و حافظ ابو النجیر سخاوی و حافظ عماد الدین ابن کثیر و علامہ ابن طغرل صاحب
المنظوم و امام نووی شافعی شارح صحیح مسلم و حافظ الوشاء استاد امام نووی صاحب
کتاب الباعث علی انکار البدع و الاحادیث و شیخ ابوالحسن المعروف بابن الفضل و ابوبکر
انحاز و مفضل البشار و ابن محمد النعمان و ابو موسیٰ ترمذی و حافظ شمس الدین بن
ناصر الدین دمشقی و جمال الدین عجمی و یوسف انجاز و یوسف بن علی الشافعی امام
بن بطلان و امام مخلص کنانی و امام علامہ ظہیر الدین و شیخ نصیر الدین شیخ عمر بن

المجلد
دشقی
ابن
و یوسف
اور
افوی
فی
خلک
سما

الملک المظفر الدین بن عمر شافعی و حافظ ابن حجر مکی مستطانی صاحب المولد السراج
 و شافعی و جمال الدین سیوطی و شارح ابن ماجہ و امام محقق ابو ذر ابو نعیم و ابن حجر
 ابن حجر ہاشمی و احمد بن محمد بن الشہورہ شافعی و امام بزرگ بنی و شیخ عبدالحق محدث
 دہلوی اور تلمذ ان بزرگواروں کی حال تجر علم ہر قسم حضرت عوث صمدانی و محبوب سیاح
 اور ابن جریر کا اظہار الشمس و امین بن الاسدی ہی تہہ سو ہجری کی آغاز میں صنف
 اولی ہوی میں کہ ایک وہ موجود ہیں اور ابو الخطاب بن حنیہ کلبی فی کتاب التنبؤ
 فی شرح المولد السراج النیر سے تہہ سو چار ہجری میں تالیف فرمائی ہی اور ابن
 خلکان محدث فی حال و نکاح اس طرح رقم کیا ہی ابو الخطاب عمر بن دحیہ الکلبی
 کان من اعیان العلماء و مشاہیر الفضلاء متفقاً بعلم الحدیث النبوی
 و ما یعلق بہ عارفاً بالصحیح و اللغۃ و آیام العرب و اشعارها و اشتغل بعلم
 الحدیث فی اکثر بلاد الاندلس الاسلامیۃ و لقی بها علماءها و مشائخها
 ثم رحل منها الی بلاد العدوہ و دخل مراکش و اجتمع بفضلاءها ثم ارسل الی
 افریقیہ و منها الی الدیار المصیریۃ ثم الی الشام و الشری و المغرب و العراق و دخل
 علی عراق العجم و خراسان و ما واکلاھا و ما زندان کل ذلک فی طلب الحدیث و
 الاجتماع بالمتہ و الاخذ عنهم و هو فی تلک الحال یؤخذ عنه و یتفاد منه و
 قدم مدینۃ اریل سنۃ اربع و ستمائۃ و هو متوجہ الی خراسان فرأی صاحبها
 الملک المظفر الدین بن زین الدین مولیٰ الی عمل مولیٰ النبی صلی اللہ علیہ
 و سلم عظیم الاحتراف بہ فعمل لکنا بالکتاب التنبؤ فی شرح مولد السراج
 المنیر فقراءہ علیہ بنفسہ و لما عمل هذا الکتاب دفع الی الملک لف دیار
 یعنی ابو الخطاب بن حنیہ کلبی تھا اعیان علماء اور شاہیر فضلاسی عاذق بعلم حدیث نبوی
 و ما یعلق بہ عارف علم نحو و لغت و اشعار عرب کا ہر اشغال مواد اسطی طلب حدیث
 شہرہ اسلامیہ اندلس میں اور ملاقات کی وہاں کے علماء اور شاخ سی بعد اوستہ
 نہر العدوہ و مراکش میں جا کر وہاں کی فضلاسی ملا بعدہ افریقیہ اور دیار مصر میں بہر

شام و شرق و غرب و عراق عرب و عراق مجسم و خراسان و گرجی و اوکسی و ارمینیا و گرجستان
بر یک جگہ حدیث طلب کرتے تھے اور انہوں نے اس سے استفادہ کیا اور انہوں نے اس سے استفادہ کیا اور انہوں نے اس سے استفادہ کیا
ہوئے اور ان میں سے ایک سال چھ سو چار ہجری کی بحالت جانی طرف خراسان کی طرف
دیکھا منظر الدین بن الدین بادشاہ اترل کو جو صحن اور کھنڈے میں تھے اور انہوں نے اس سے استفادہ کیا
کی پس تصنیف کی کتاب التنبؤ فی شرح مولد السراج المنیر واسطی اور انہوں نے اس سے استفادہ کیا
کی اور بذات خود پڑھا اور اس کتاب کو محفل مولد شریف میں پڑھا اور انہوں نے اس سے استفادہ کیا
ہزار وینار اس تصنیف کی صلیہ میں و سلم عنایت فرمائی اور مولد ابو الفرج بن جوزی
رحمۃ اللہ علیہ میں ہی وقد بسط الکلام فی ترغیب مولد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلا زال اهل الحرمین الشریفین والمصدر والمقبر والجام وسائر بلاد
العرب من المشرق والمغرب يحفظون مجلس مولد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ویفرجون بقدم هلال الربیع الاول وبعثلون ویتسلون بالثیاب
الفاخرة ویتزینون بأنواع الریشة ویتطیبون ویتخلون ویاثون بالشرقی
هذه الايام ویدعون علی الناس بما کان عندهم من المضروب لاجل
ویهلون اهلها ما ینبغ علی السماء والارض لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ویناکون بذلک اجرا جزیلا وفوزا عظیما وما جرب عن ذلک انه وجد فی تلك
العام کثرة الخیر والبرکة مع السلامة والعافیة وسعة الرزق و
ازدیاد المال والاولاد والاحفاد ودام الامن والامان فی البلاد
ولا مضار والشکون والفوار فی البیوت والدار ببرکة مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم یعنی تحقیق کلام صحیح ترغیب مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم درازنی اور انہوں نے اس سے استفادہ کیا
کہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور مصر اور شام اور نام شہر ہای عرب میں مشرق میں ان
ہمیشہ سب جمع ہوتی ہیں مجلس شریف میں اور خوش ہوتی ہیں روبرو ہلال رح الا
سی اور غسل کرتی ہیں اور جامہ ہای فاخرہ پہنتی ہیں اور انواع انواع زینت کرتے
ہیں اور خوشبو استعمال کرتی ہیں اور سرہ لگاتی ہیں اور ان ابام میں بہت

خوش ہوا
ہستام او
اجر جزئی
مستجاب
زیادتی
وقرار
مشترک
ما ابتدا

سب
بہت

خوش ہوئی ہیں اور نقد و جنس جو انکی پاس ہوتا ہی سب خیرات کرتی ہیں اور
 ہتھام اور پڑ پٹنی ایسی ہی مولد شریف کی کرتی ہیں اور وہ ہونچتی ہیں سب کو
 اجر جزیل و ثواب عظیم کو اور تحقیق محراب ہوتی ہی یہ بات کہ جس سال کو فی مولد
 کرتا ہی نیکی اور برکت بہت پاتا ہی اور سلامتی اور عافیت اور کساد کی روزی اور
 زیادتی مال و اولاد و احفاد اور امن و امان ہوتی ہی اون شہرون میں اور سکون
 و قرار ہوتا ہی اون گہرون میں مولد شریف کے برکت سی فی الفتح المبین
 شرح الاربعین للإمام الثوری قال شیخنا الامام ابو شامة ومن حسن
 ما ابتدء فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولد صلی اللہ علیہ
 وسلم من الصدقات والمعروف واطهار النعمة والشکر فان ذلك مع ما فیہ
 من الاحسان الی الفقراء مشعر لمحبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ
 وجلالہ فی قلب فاعل ذلك وشکر اللہ تعالیٰ علی ما من بہ من انجاد رسولہ
 الذی ارسل رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ابن حجر مکی وفتح البین
 شرح چهل حدیث امام نووی کہ کیا ہی استاذ ہمارے ابو شامہ نے کہ
 بہترین بدعتا می سنہ ہمارے زمانی میں یہی کہ کی جاتی ہی ہر سال و سدن میں
 کہ روز ولادت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی موافق ہوتا ہی خیرات اور معروف اور
 انعام و نعمت اور خوشی ایک تو نفع ہونچا نا ہی فقرا و محتاجون پر دوسری یہ بات آگاہی
 دینی والی ہی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور او سکی تعظیم اور بزرگی سی جو محل
 کر مولیٰ کی اور اس میں شکر گزاری ہی اللہ تعالیٰ کی کہ سدن میں پیدا کیا ہی انی رسول
 کو واسطی رحمت تمام عالم کی شکیل کہ امام الحق الولی ابو ذر عہ العزاقی عن فضل
 المولود استحب ان یکرّم وھل ورد فیہ شیء اوھل فعلہ من یقصد
 بہ فاجاب بقولہ اولیة واطعام الطعام یحب کل وقت فکیف اذا
 انصرت الی ذلک الشرر یظہور نور النبوة فی ہذا الشهر الشریف ولا
 تعلم ذلک من السلف ولا یلزم من کونہ بدعة کونہ مکروہا فکونہ من

ابو ذر عہ العزاقی
 عن فضل المولود
 استحب ان یکرّم
 وھل ورد فیہ شیء
 اوھل فعلہ من یقصد
 بہ فاجاب بقولہ اولیة
 واطعام الطعام یحب کل
 وقت فکیف اذا
 انصرت الی ذلک الشرر
 یظہور نور النبوة فی
 ہذا الشهر الشریف ولا
 تعلم ذلک من السلف
 ولا یلزم من کونہ بدعة
 کونہ مکروہا فکونہ من

بذاتہ مستحقہ بل و احبہ لذلک اکثر تجتمعت بذاتہ مقصد یعنی اولاد شریف
اور جو کوئی سے پوچھا مثل مولود شریف سے کہ سب سے بہتر کون ہے
و بعد اور کہا تا کہ بلا سب وقت میں سب سے بہتر کون ہے مولود شریف
مستقیم ہوگی طوفا اسکی خوشی و اسطی عطا ہوئی نور نبوت کے سن و مبارک ہوئی
ببین جانتا ہوں میں کہ سب سے بہتر کون ہے اسکو کیا ہی اور اسکی برکت ہوتی ہی لازم نہیں آتا
ہی کہ مکروہ ہو اسو اسطی کہ بعضی برکت سب سے بہتر کون ہے کہ کوئی سب سے
اسمیں نہ ہی قال الحافظ ابو الخیر السخاوی عمل مولود الشریف کو نقل احد
میں الشرف الصلیح فی القرون الثلاثة الفاضلة و لما حدثت بقدم لا زال
آہل الاسلام فی سائر الاقطار والمدین الدیارات یسئلون فی شہر مولود و سئل
اللہ علیہ وسلم یعمل الولد البیت بعد المثلثة علی الامور البہیجۃ الرفیعة
یصدقون فی نبأہ باواع الصدقات و یظہرون الشہر و یزیدون
فی الخیرات و یغننون بفراة مولودہ الکریم و یظہر علیہم من برکاتہ
فضل عظیم کہا حافظ ابو الخیر سخاوی فی عمل مولود شریف کو نقل سنیک کی سب سے
صالح سی جنون قرن فاضلہ میں اور مادی ہو ہی بعد اسکی پس اہل اسلام سچ تمام
اطراف اور شہروں کھان کی ہمیشہ مشغول رہتی ہیں مولود بنی صلی علیہ وسلم
میں سائنہ عمل کرنی دعوتنامی بدیہ کی کہ شغل ہی اور امور خوش اور بلند کی اور
صد فی دینی ہیں اوس مہینی کی راتوں میں طرح طرح کی صد فی اور ظاہر کرنی
ہیں خوشی اور داد و دہش زیادہ کرنی ہیں اور قراءہ مولود شریف میں زیادہ
اہتمام کرنی ہیں اور ظاہر ہوتی ہی اور اونکی مولود شریف کی برکتوں سے بزرگی
عظیم قال کما فی عماد الدین کبرکان صاحب ارتل لعل مولود الشریف
فی التبع الاول و یختل بہ اخفاک ما یلا وقد صنف الشيخ ابو الخطاب
بن دجہ کہ کما باسماء الشہر فی مولود الشہر البذر وقد اننی علیہ

لا تَقْرَأُ مِنْهُمْ أَحَدًا أَبُو شَامَةَ شَيْخُ النَّبِيِّ فِي كِتَابِ الْأَعْيَادِ عَلَى
 أَحْكَامِ الدِّعْوَةِ وَالْأَحْوَادِ وَقَالَ وَفِيهِ هَذَا الْحَسَنُ بَيْنَهُمَا وَفِيهِ
 وَبَيْنَهُمَا عَلَيْهِمَا مَا نَقَلَ عَمَّا دَلَّ عَلَيْهِ كِبَرُ بَرِّ نَبَا دُشَادِ رُتَلْ كَمَا مَحَلُّ مَوْلَا بَرِّ
 فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ كِي هَسَنِي مِينَ بَرِّي دُيُومِ سِي كَرَانَا أَوْ رَضِيفُ كِبَا شَيْخِ الْبَرِّ
 وَجِبَانِي وَاسْطَلَى أَوْسُ بَادُشَادِ كِي اِيَكْ كِتَابِ مَوْلَا بَرِّ كِي نَامِ أَوْ سَكَارُ كِبَا تَنْوِي
 فِي مَوْلَا بَرِّ التَّذِيرِ بَادُشَادِ رُتَلْ أَوْ رُشَادِ اِيَكْ كِي سِي اَمَامُونِ لِي اَوْنِينِ سِي سِي اَوْنِينِ
 اِسْتَادِ اَمَامِ نَوِي سِي كِتَابِ كِبَا اِبَاعِثْ عَلَى اَخْبَارِ الْبَدْعِ وَاَلْأَحْوَادِ كِي اَوْرُكِبَا مَا فُطْ
 عَمَّا دَلَّ عَلَيْهِ كِبَرُ بَرِّي اَوْرُكِبَا اِسْطَلَى كِي اِبْرَانِيَهْ نِيَكْ سِي خَسِينِ كِي جَانِي سِي اَوْرُ
 اَوْرُكِبَا اَوْرُكِبَا كِبَا جَانِي فَاغْلُ اِسْطَلَى كِي اَوْرُكِبَا كِي جَانِي سِي اَوْرُكِبَا
 قَالَ ابْنُ الْجَوَزِيِّ لَوْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ لَا اَرْحَامُ الشَّيْطَانِ وَادْعَا اَهْلُ الْاِيْمَانِ
 كِبَا ابْنُ الْجَوَزِيِّ لِي نَبِينِ سِي سِي مَحَلُّ مَوْلَا بَرِّ كِي كِبَرُ بَرِّ مِينَ بَادُشَادِ رُتَلْ كُو اَوْرُكِبَا
 مَوْسِينِ كِي سِي قَالَ الْعَلَامَةُ ابْنُ طَغْرِيْلٍ فِي الدَّرِّ الْمُنْظَمِ وَقَدْ عَمِلَ الْحَبِيبُونَ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَّاهُ مَوْلَا اَلْوَلَا تَعْرِفُونَ ذَلِكَ مَا عَمِلَهُ بِالْفَاهِرَةِ
 مِنَ الْوَلَا تَعْرِفُونَ الْكِبَارِ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْفَضْلِ قُدَّسَ شَرَفُهُ وَشَيْخُهُ
 شَيْخُنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ التَّغَمَّانِ وَعَمِلَ ذَلِكَ قَبْلَهُ جَمَالُ الدِّينِ الْحَمْدِيُّ
 وَمِمَّنْ عَمِلَ ذَلِكَ عَلَى قَدَرٍ وَسِعِهِ يُوسُفُ الْحِجَازِيُّ مِصْرِي وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِحَرَمٍ يُوسُفُ الْمَدَنِيُّ كُوْرُ عَلَى عَمَلِ ذَلِكَ قَالَ وَسَمِعْتُ
 يُوسُفَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ رَزَاقٍ الشَّامِيَّ الْأَصْلَ الْمِصْرِيَّ الْمَوْلَا الْحِجَازِيَّ مِصْرِيَّ
 مَنَزَلُهُ حَاتٍ لِعَمَلِ مَوْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ عِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَ لِي آخِرُ فِي اللَّهِ تَعَالَى يُقَالُ
 لَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْحِجَازِيُّ فَرَأَيْتُ كَاتِبِي وَأَبَا بَكْرٍ هَذَا ابْنُ بَدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسِينَ فَأَمْسَكَ أَبُو بَكْرٍ لِحْمَةً لِنَفْسِهِ وَفَرَّقَهَا بَيْنَهُمَا فَذَكَرَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا لَا أَفْهَمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجِيبًا

کہ تو لا جانت خذہ فی النار ودا آراتی وقال لا خذہ منک وہاں سے کہہ کر
 صلی اللہ علیہ وسلم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جی لا یطیل الیہ
 ولا الشیء قال یوسف فعملتہ منذ عشرين عاماً انی لان قال سمعت
 یوسف المذکور بقول سمعت ابا بکر الحجازی بقول سمعت منہ
 بقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام بقول انی فل لا یطیل
 یعنی للولد ما علیک مما اکل و من کما اکل قال وسمعت شیخنا محمد النعمان
 بقول سمعت الشیخ اباموسی الترمذی بقول ابی الحسنی صلی اللہ علیہ وسلم
 فی النوم قد کنت لہ ما یقول الفقہاء فی عمل الولا لہ فی المولد فقال النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم من فوجہ بنا فرجنا بہ کہا علامہ طبرانی نے حج کتابہ منہ منہ
 شیخ کا بیان بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی واسطی خوشی میلاد شریف کی وجہ سے
 شہر قاہرہ میں بڑی محفل کہانی کی کہ شیخ ابوالحسن شہور بابن الفضل فہم سروری
 اسناد اسناد ہمارے عبد اللہ محمد بن عثمان فی اور اس سے پہلی کی محفل کہانی کے
 جمال الدین عجمی ہمدانی فی اور اوہنہن میں سے ہی جنہوں نے کی یہ محفل ایسی ہفتہ
 کی موافق یوسف حجاز ہمدانی مصر میں اور خواب میں دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اس حال میں کہ تھیں دلالی بنی آپ یوسف مذکور کو اور اس عمل کے
 کہتی ہیں علامہ مذکور کہ سنا میں فی یوسف حجاز بن علی بن زراق شامی الاصل
 مصری المولد کو مصر میں اوسکی گہر میں جہان کرنا تہادہ مولد بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم کا کہ کہتا تھا وہ دیکھا میں فی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انی خواب
 میں اسکو عرصہ میں میں کا ہوا اور تھا سبر را در دینی شیخ ابوبکر حجازی دیکھا میں
 کہ میں اور میرا بہائی ابوبکر ہم دونوں سانس بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی میں ہر ذکر
 کیا اوسنی الی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا کلام کہ نہ سمجھا میں اسکو بہر فرمایا
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم انی اوسکی جواب میں اگر نہ ہوتا بہت مرہاشہ موتی بہت داری
 اک میں اور میری جانب متوجہ ہو کر ارشاد کیا کہ تجھ کو ماروں گا اور انکی ہانہ میں کوئی

دل کی نہی معنی عرض کیا کہ کیا تقصیر میری فرمایا کہ تانہ کر ہی تو مولد شریف
 بنت کا بطلان کہنا یوسف فی تب سی عینی میں برس سی ایک محل محل
 کی کرتا ہوں اور زوایت کی علامہ مذکور فی یوسف مسطور سی اور یوسف فی
 حجاز سی اور ابو بکر حجاز فی منصوریشاری کہ وہ کہتا تھا کہ میں شرف ہوا و بامین
 بنی سلمیٰ علیہ وسلم سی فرمایا مجھ سی کہ کہی تو یوسف حجاز سی کہ بطلان تکمر سی
 مولد شریف کو نہیں ہی تیری اور پر کوئی کہائی یا لکھائی اور کہا علامہ شہابین فی
 شیخ بن حجر انمان سی کہ اوس سی کہ شیخ ابو موسیٰ ترہوئی فی کہ میں فی خواب میں دیکھا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کر کیا میں فی اکی آنحضرت کی قول فقہا کا جرح
 و لاثم مولد کی بہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اوسکی خواب میں جو خوشی کر لگا ہوا
 ساتھ خوشی کر نیکی ہم اوسکی ساتھ و قال لا امام الا حافظ ابو الخیر بن الجری شیخ القز
 فی کتابہ عرف التعریف بالمولد الشریف من خواصہ انا امان فی ذلک العام
 و بشری عا جکۃ بنیل البغیۃ و المام قد ای ابو طیب بعد موتہ فی النعم فضل
 ما حالک فقال فی النار الا انا یخفف عنی کل لیلۃ اثنین و ان ذلک باعتبار فی
 ثوبیۃ عند ما بشرتی بولادۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بارضا عہا کہ
 فاذا کان ابو طیب الکافر الذی تزل القرآن بذمہ جولی فی النار فرحہ
 لیلۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما حال المسلم الموحید من امة محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم یسر مولیدہ و یبذل مالہ و عمر فی اما یكون جراعہ من
 اللہ الکریم ان یدخلہ بفضلہ جنات النعیم کہا امام حافظ ابو الخیر ابن جریر
 کہ او سباد قاریون کی نہی کتاب عرف التعریف بالمولد الشریف میں کہ خواص مولد شریف
 سی ہی امینی اوس سال میں اور خوشی اور مژدہ جلد موتا ہی واسطی برآمد حاجات
 مطلب کی اور دیکھا لوگون فی ابو لہب کو خواب میں پس بوجہ کہ تیرا کیا حال ہی کہا
 ابو لہب فی دوزخ کی آگ میں طلبا ہوں مگر ہر شب دوشنبہ میں تخفیف عذاب کی ہے
 موتی ہی اور بیشک تخفیف عذاب سبب زاد کرنی میری ثوبہ کی تین نزدیک خوشخبری

دینی ہو سکی کہ پیدائش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دودھ پلانی ہو سکی کی یہی سبب ہے کہ
 کہ ابو لہب ہی کا فر کو جسکی مذمت قرآن شریف میں مذکور ہے سبب غبت اور خوشی
 مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر عذاب ہو خوش حال سلم موصفت
 محمدیہ کا کہ خوشی کرنا ہی سبب مولد شریف کی اور مال انیا خرچ کرتا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اسکی جزا میں اسکو جنات نعیم میں داخل کریگا و ذکر غنیمۃ الحافظ شمس الدین
 محمد بن ناصر الدین الدمشقی رحمہ اللہ اذ کان هذا کافرا جاء دمته وثبت
 يده في الحميم فخلدا روى انه في يوم الاثنين دائما يحقق عنه
 للشرف يا حمدا فما الظن بالعبد الذي كان عمرا يا حمدا مسرورا
 ومات موحدا اور شل بن جزری کی ذکر کیا ہی عاقل شمس الدین محمد بن ناصر الدین
 دمشقی نے کتاب مورد الصاوی فی مولد الہادی میں اور بعد اسکی یہ اشعار لکھی ہیں
 مضمون و نگاہ یہی جبکہ یہ کافرا کیا کہ سورہ ثبت میں مذمت اسکی ہے ہر دو شب
 کی دن اسکو تحقیر ہوتی ہی سبب خوشی مولد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کیا گنا
 ہی ساتھ اس بندہ سلم کی کہ تمام عمر اسکی فرحت اور سرور مولد احمد میں گذری ہو
 اور موصد ہا ہو قال الشيخ الامام العلامة الشهير بآب البطحاء في فتوى بخطه اذا
 اتفق المنفق ذلك لليلة وجمع جمعا اطعمهم ما يحبون واسمعهم ما يحبون
 ودفع للسمع العشوق للاخرة ملبوسا كل ذلك سرورا لمولده صلى الله عليه
 وسلم فجميع ذلك حائر وبناب فاعله اذا احسن القصد ولا يتحقق لك الفقر
 دون الاغنياء الا ان يقصد مواساة الاحوج والفقراء الثرواتا کہا
 شیخ علامہ مشہور ابن بطاح نے یہی فتویٰ مخطی اپنی کی جسوقت خرچ کیا خرچ کرنا الی
 شب میلاد میں اور جمع کیا ایک جماعت کو کہ کہا نا کہلایا او نکو وہ کہا نا جو جائزی
 اور سنایا او نکو وہ کہ جائزی سنا او سکا اور دیاسنی والی شوق آخرت کو پس
 واسطی سرور ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بہ سبب جائزی ہی اور ثواب
 ملکا اسکی فاعل کو اگر قصد نیک کیا ہو گا اور یہ دعوت طعام مولد شریف مختص

نہیں ہی ساتھ تھا
 حجاج ترا
 لہذا اور کسی
 محمد بن ناصر
 رحمہ اللہ
 قریب ما بانی اللہ
 بن شمس الدین
 ہی چ فضل خطا
 اور بار اس کا
 میں دونوں میں
 سب دونوں اور
 بیچ اس کی
 پیدائش پیغمبر
 اس کو مذہبی
 سی عذاب نہرا
 بن عبد الملک

نہیں ہی ساتھ محتاجین کی بلکہ اس وقت اور افسانہ برابریں مگر یہ کہ قصہ کی مختصر
 حاج تراور فقیروں کی یادہ ثواب کتابی قال الفاضل عبد اللہ بن محمد
 الانصاری فی کتابہ المسمی بہناج الدین و معراج المسلمین حدیثی فضل
 محمد ثناء فی معناه العباس بن عبد المطلب قال کنت مواجلا فی سب صاحب
 له فلما کنت وقد اخبر الله تعالى عنه ما اخبر فخرت علی بن حمی امه فانک الله
 حول ان یربني اياه فی المنام قال فرأيت نارا تلتهب فسالته من حاله فقیال
 میری ناری النار فی العذاب فلا یخفف عنی العذاب الا لیلة الاثنین من کل
 الیالی و الا یام فانه یرفع العذاب عنی قلت و کیف ذلک فقال و له فی تلك الیلة
 محمد صلی الله علیه وسلم فجاءتني امیة فبشرتني ولادته ففرحت لمولده و
 فرحاً ما بان لی الله تعالى بان رفع عنی العذاب فی کل لیلة الاثنین لذلک کہا من عبد
 بن محمد بن انصاری فی بیج کتاب اپنی سنی بہناج الدین و معراج المسلمین کہ ذکر کیا گیا
 ہی بیج فضل الخطاب و روایت کی عیسیٰ عباس بن عبد المطلب کی تملین بہائی ابی لب کا
 اور بار اوس کا پس جب ہوا وہ و حال یہ ہی کہ خبر دی اسد تعالیٰ فی اوس سی جو کچھ کی خبر
 دی پس غمگین ہوا میں اوپر اوسکی اور بیچ میں فی الامیری میں اوسکے کام فی پس سوال کیا
 میں فی اسد سی یہ کہ دکھلا دی اسد میری تین اوسکو خواب میں کہا عباس نے پس کہا میں
 ایک آگ کہ جلتی ہی پس پوچھا میں فی اوس سنی اوسکا حال پس کہا اوسنی اظلم ہوا
 میں و وزخ میں بیج مذاب کی پس نہیں تخفیف کیا جاتا ہی عذاب مگر روز دوشنبہ میں
 سب دنوں اور راتوں سی اوٹھایا جاتا ہی عذاب مجھ سی کہا یہ کہ پوچھ رہی پس کہا یہ ہوی
 بیج اوس ات کی غیر صلی اسد علیہ وسلم اس آئی ایک لونڈی میں بشارت دی مجھ کو ساتھ
 پیدا ہونے غیر صلی اسد علیہ وسلم کی پس غمگینی ہوا میں اوسکی پیدا ہونی سی اور آزاد کیا میں
 اوس لونڈی کو خوشی سی پس ثواب دیا مجھ کو اسد تعالیٰ فی اس طور کہ اوٹھایا جاتا ہی مجھ
 سی عذاب ہرات دوشنبہ کی اس سب سی قال الشیخ الامام جلال الدین بن عبد اللہ
 بن عبد الملک المعروف بالخالص الکتابی مولد رسول الله صلی الله علیه وسلم

مجلس مکرر فدیہ یوم ولادت و شرف عظیم و کان وجود بعد سبب
الحاجہ و تقابل خطبہ ہم متن اعتدال الفجر ولادت صلی اللہ علیہ
وسلم و ملت برکاتہ صلی اللہ علیہ بہ قنایہ هذا اليوم کرم جمعه من حيث
ان يوم الجمعة لا تعرف في جهنم هكذا ورد عنه صلی اللہ علیہ وسلم من الناس
اظهر الشؤر و اتفاق للتوسير واجابة من دعاه رأت الرواية للحسن
بركاشيخ امام جلال الدين بن عبد الرحمن بن عبد الملك المشهور بخاصة في اني اني اني
شريف کی بزرگ اور کرم ہی پاک ہی روز ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور ہی ایجاد او سکا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب نجات کا اور شخص
کہ اتباع کری او سکا اور کمی گناہوں کی اوس شخص سی کہ ہر کسب اوسنی اسی
خونج ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تمام ہونگی برکتیں اسدن کی اس
شخص پر کہ ہندی ہو کا ساندہ او سدن کی اس لہی کہ مشاہیر ہی بہ دن جمعہ کی دن
کی اس بات میں کہ بہر گامی نہیں باقی دوزخ کی اگل اس بطرح وارد ہوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مناسب سی اظہار سرور اور خرچ کرنا جس قدر کہ میر ہو اور اعلیٰ
کرنا اوس شخص کا کہ بلائی او سکو ولیمہ کرنی والا و اسی حاضر ہونگی قال العلامة ظہیر الدین
جعفری یذعن حسنة اذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلوة على النبي
صلی اللہ علیہ وسلم و اطعام الطعام الفقراء والمساكين وهذا القديس
عليه بهذا الشرط في كل وقت واما جمع الذمائم وعمل السامع والرقص
ومثل ذلك فلا يندب بل يقارب ان يذكروا كما علامہ ظہیر الدین بن جعفری کہو
شريف بدعت حسنة ہی اگر مقصود او سکی بانی کا جمع کرنا ہو صاحبین کا اور درود بھیجا او بہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہنا کہ لانا فقرا و مساکین کا اور اس قدر پر ثواب ملے گا ساندہ ہی
شرط کی ہر وقت میں کہ جمع کرنا فاسقوں کا اور راک اور ناج کرنا اور ماتہ اسکی پس سبب
بلکہ قریب سی کہ را ہو کا قال الشيخ نصير الدين ليس هذا من السنن ولكن اذا
اتفق في هذا اليوم و اظهر الشؤر و فرحاً يد حول النبي صلی اللہ علیہ وسلم

فِي التَّوْحِيدِ وَاتَّخَذَ السَّمْعُ الْخَلْقَ مِنَ الْمَلِكِ وَالْقَوْمُ مِنَ الْعَدُوِّ وَالْأَنْدَادُ
 قَائِمُونَ إِلَى الْآخِرَةِ وَبِزَهْدٍ فِي الدُّنْيَا فَهَذَا اجْتِمَاعُ حَقِّكَ نَاصِدًا
 ذَلِكَ وَقَاطِلَةً عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ سَوَّالِ النَّاسِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ بِذَلِكَ فَطَلَبُوا
 فَتَرَوْهُ وَحَاجَتَهُ سَوَّالِ مَكْرُوهَةٍ وَاجْتِمَاعُ الصُّلَحَاءِ فَقَطْلًا كَلَامًا لِلْإِسْلَامِ
 وَيَدْعُونَ اللَّهَ تَعَالَى وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَجْمَعٍ
 الْقُرْبَانِ وَالْمَشُورَاتِ كَمَا شِخْ نُصِيرُ الدِّينَ فِي كَرْمَلِ يَوْمَ دَسْتِ بَعْدَ سَنُونَ نَهْنِ
 لَيْكِنْ جَوْتِ خَرَجَ كَيْ جَائِي اسْمَن مِّنْ اؤُرْظَاهِرْ كِي جَائِي خُوشِي سَبَبِ لَادَتِ بِي سَبَبِ
 اَللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي اؤُرْاضِيَارْ كَيْ جَائِي سَمَاعِ خَالِي اَمْرِدُونِ اؤُرْشَهْوَتِ سِي كُنَاشِي مُجِي
 سِي اؤُرْاضِيَارْ كِي جَائِي اِي سَاشِرْ بِهِنَا كَشُوقِ اَخْرَتِ كَا دِلَاشِي اؤُرْبِيرْ خُشِي دُنْيَا كِي سِي
 اجْتِمَاعِ نِيكِ سِي كَرْتَابِ دِيَا جَائِي كَا خُشْدِ كَرْنِي اؤُرْاؤُرْ فَاغْلِ اِسْكَ اؤُرْاؤُرْ سِي كِي مَكْرَهِي كِي
 كَرْنَا اؤُرْاؤُرْ كَا جَوِيَزْ كِي اؤُرْاؤُرْ مِّنْ هِي صَدَقَ سِي بِنَا رَاسِ اجْتِمَاعِ كِي فَطْلِ اَغْبِرْ
 ضَرُورَةُ كِي اؤُرْ حَاجَتِ كِي سَوَّالِ مَكْرُوهَةٍ اؤُرْ جَمْعِ جَوَا صَرَفِ نِيكِ لَو كُوْنَا اؤُرْ اَسْطَلِ كَالِي
 كِي اؤُرْ اؤُرْ كَرْنَا خُشْدِ اَللَّهِ تَعَالَى كَا اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ
 اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ اؤُرْ
 خُشْمَةُ فِي كِيَا يَهْ اَلْبَا عِثْ عَلَى اِنْكَارِ الْبِدْعِ وَالْحَوَادِثِ فَالْبِدْعَةُ الْحَسَنَةُ
 مُتَّفَقٌ عَلَى جَوَازِ فِعْلِهَا وَالْاِسْتِحْبَابُ لَهَا وَرَجَاءُ النَّوَابِ مِنْ حَسَنَتِ نِيَّتِهِ
 فِيهَا وَهِيَ كُلُّ مُبْتَدِعٍ مُّوَافٍ لِقَوَاعِدِ الشَّرِيعَةِ غَيْرِ مُخَالِفٍ لَشَيْءٍ وَلَا يَلْزَمُ
 فِعْلُهُ مَحْذُورٌ شَرْعِيٌّ وَذَلِكَ تَحْوِينُ الْمَنَابِرِ وَالْمَدَارِسِ وَخَانَاتِ السَّبِيلِ
 وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ اَنْوَاعِ الْبِرِّ الَّتِي لَمْ يَتَّخِذْ فِي الصَّدَقَةِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ مُوَافٍ لِمَطْلَبَاتِ
 بِهِ الشَّرِيعَةِ مِنْ اِصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ وَالْمَعَاوِضَةِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنْ
 اَحْسَنِ الْبِدْعِ فِي زَقَاتِنَا هَذَا مِنْ هَذَا الْقَبِيلِ فَكَانَ يَفْعَلُ مَبْدِئَةً اَرْتَلِ كُلَّ
 عَامٍ فِي الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ
 وَالْمَعْرُوفِ وَاطْهَارِ الزَّيْنَةِ وَالسَّرِّ رَفَاقًا ذَلِكَ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْاِحْسَانِ

کر جب فی اہل کی کوئی غلطی ہوئی نہ ہوئی کہ تہو کیا اور اگر لغو است کر دیتی کہ
 نہیں ہی اور ثواب دینا ہی کا آدمی سبب فساد ان اور کے
 کرے نہ خوئے کے بوجہ بلا شریف اخبرت رسول مدینہ و مدینہ کا
 ابن حجر اصل عمل الملک مذبحہ و لکھا مسر ذلک قد اشتغلنا علی خاص
 صیدا تھا مگر پھر ہی فی عملہ اختارین و نجیب چندا کا کان مذبحہ و منہ
 فلا وقال وقد ظہر بخبرنا علی اصل نایت وهو ما ثبت فی الصحیحین میں ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیم المینۃ فوجدنا یہود یصومون یوم عاشوراء
 فسالہم فقالوا هذا یوم نعق الله فیہ روحنا و نجنا من فی حق یصومہ منکرا
 علیہ فقال فقال انا احکم موسیٰ منکرو قصاصہ و امر یصوم بہ فیسئلونہ فاعمل ذلک
 شکرا علیہ فقال علی ما من بد فی یوم معین میں انما امر لعمہ او د فعمہ و لعمہ ذلک
 فی ظہر ذلک البعیم من کل سنۃ و الشکر علیہ تعالیٰ بحصل ما امر العباد ان یسجدوا
 و الصلۃ و الاطاعۃ و الی الاوۃ و ای لعمہ اعظم من اللہ و یبرزہ لانی اللہ ربی
 الہکم فی ذلک البعیم و علی فیہ یجی ان یجری البعیم لعمہ حتی یطابق قضیبہ
 موسیٰ علیہ السلام فی یوم عاشوراء و من لک خط ذلک لایا فی العمل الموالد فی
 ای یوم من الشکر بل یوسم یوم فقلوہ الی البعیم من الشکر کہا فاضرب عن
 کی مانی کہ اصل محفل رسول مدینہ ہی یعنی زمانہ ضحیٰ بہ بین گمریدہ و محفل میل ہی بوجہ
 اور نہایت در بدر کی پس جس محفل میں ان کو ربک ہوا اور امور مدینہ میں پس نہ بوجہ
 نیک ہی نہ نہیں نکست او کہا ان حجر فی ظاہر مولیٰ او یقینین و در محفل میل شریف کی
 ایک دلیل شرعی دینہ ہی کہ صحیح بخاری و مسلم میں حدیث صحیح منقول کی رسول صلی
 علیہ وسلم شریف لای مدینہ میں اور یا یہود کو روزہ رکھنی والا روزہ طہور کو اور روزہ
 اسقنا کہ کہا ہوا دون انی بروز طہور اسقنا تعالیٰ فی غرق کیا تھا فرعون کو اور کیا
 دی تھی حضرت موسیٰ کو پس ہم واسطی شکر اللہ تعالیٰ کی کہ یہ روزہ طہور رکھتی تھیں
 پس فرمایا آپ فی میں ان حق ہوا نہ حضرت موسیٰ کی تم لوگون ہی پس خود آپ فی

روزہ عاشورا رکھا اور لوگوں کو حکم کیا کہ روزہ رکھیں پس اس سے پہلے کیا کرنا چاہیے
ادامی نے فرمایا کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے نعمت عظیم یعنی رسول مہر کو
پیش کیا جس سال اس دن میں محفل کی جاتی ہے اور شکر اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہے اور
عبادات اور سجدہ اور قیام کرنی اور ادائی صدقہ و تلاوت سی اور کون بزرگ
ہی اس نعمت سے یعنی پیدائش اس نبی الرحمتہ سے اس دن میں پس سو اہل بیت
کہ بروز خاص ملاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کی جاوے تاکہ سلطان فقہ
موسی علیہ السلام عاشوری کی دن میں اور جو شخص لحاظ مطابقت عاشورہ کی ہفت
رکھتا تمام ماہ ربیع الاول بلکہ تمام سال حسب حاجت ہی محفل کرنا ہی قال محمد بن
الدقیق صاحب سبل الہدی والرشاد قال شیخنا فی فتاواہ عندی اصل عمل اللہ
الذی ہو اجتمع الناس وقراءة ما تبستر من القرآن وروایۃ الاخبار الواردة فی
مبدء امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع فی مولدہ من نعم یمیدہم ساطعا باکرام
منہ ویقترون من غیر زیادۃ علی ذلک من المدح الحسنۃ الّتی یتاب علیہا
فأعزلہا لما فیہ من تعظم قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لظہار الشکر والثناء
بمولد الشریف وقال وقد ظہر لہ شجرہ علی اصل آخر غیر الذی ذکرہ الحافظ
وہو ما رواہ البیہقی عن انس رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نفسه لعل
النبیۃ مع انہ ودد ان جده عبدالمطلب عن عنہ فی سابع ولادۃ والحقیقۃ
لا تعد مرۃ ثانیۃ فخل ذلک علی ان هذا فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہار الشکر
علی انجاده اللہ تعالیٰ آیۃ ختمہ للعالمین ونشر لجامہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما کان یصلی علی نفسه لذلک فبتحت لنا اظہار الشکر مولدہ بالاجتماع ولطفا
وغير ذلک من وجوہ القربان والمتعابلت بہا محمد بن علی رشتی مصنف کتاب
سبل الہدی والرشاد فی کہ ہمارے دستاویزی انی فتاویٰ میں کہ میری نزدیک
اصل محفل مولد شریف کی کہ وہ عبادت ہی جمع ہونی تسکین اور پڑھنی قرآن شریف
سی جو ہو سکی اور روایت کرنی احادیث واروہ سی پھر ابتدا امر نبی صلی اللہ علیہ

در علم کی اور وہ واروہ
اور کہنا کہ ہمارے دستاویزی
کہ ہونا کی کوئی
اظہار خوشی
سے ہونا کہ ہمارے
روایت
سے حکم ہو جائے
شکر و ملاوت
و ثواب سی
اذا خلی عن
والرشاد فی
ظہار الشکر
بین کہ ہمارے
اخبار و غیر
اخلاق و
تسلیمات
غنا و فراہ
و اسے

و سلم کی اور وہ واقعات جو واقع ہوئی ہیں آپ کی پیدائش میں پرکھانا اور
 اور کھانا کھانا اور شرف ہونا بعد اسکی بغیر زیادتی کی بدعتوں سے کسی کو روکا
 کر ہوا لی کو ثواب ملتا ہی کیونکہ اوس میں تعظیم ہی مرتبہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
 اظہار خوشی و بشارت ہی مولد شریف بنوئی کی اور صحیح ظاہر ہوئی ہی ایک سند
 سوا اسکی کہ حافظ ابن حجر فی ملکی ہی وہ حدیث الشیخ صلی اللہ عنہ ہی کہ یہی فی
 روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی عقیقہ اپنا کیسا بعد نبوت کے
 باوجود بیکم عیال طلب آپ کی جدی ساتویں دن عقیقہ کیا گیا تھا اور عقیقہ کا اعادہ مرتباً نہیں
 ہوتا ہی پس محمول کرتی ہیں ہم اوسکو اور اس امر کی کہ یہ فعل انکا واسطی اظہار شکر کی تھا
 کہ اللہ تعالیٰ فی او نہیں رحمت عالمیان پیدا کیا ہی اور لحاظ اسکی کہ امت کی واسطی عمل
 مستحکم ہو جائی حیطہ کہ آپ اپنی او پر درود پڑھتی ہی پس مستحب ہمار ہی واسطی ظاہر کرنا
 شکر ولادت محمد ہی کا ساتھ اجتماع مسلمین کی اور کھانا کھانا اور سوا ہی اسکی انواع عبادت
 و ثواب سی قال فی شرح سنن ابن ماجہ الصواب انہ من الیدع الحسنۃ المند
 اذا خلی عن المنکرات شرکاء ہی شرح سنن ابن ماجہ کی کہ صواب یہ ہی کہ محفل مولد شریف
 بدعت حسنہ مستحبہ ہی جو وقت کہ خالی ہو منکرات شرعیہ سی اور رسالات المولد للنبی
 الامجد مولانا احمد بن محمد الفشاشی مدنی میں عبارت عربی تیرہ ورق میں نائند عبادت سبیل اللہ
 والرشاد کی مروی ہی نقل اسکی لحاظ تطویل نہیں کی ہی میں اراد زیادہ تفصیل و تحقیق
 فلیظہر لہا اور حضرت مولانا میر کہ جمال الدین بیزرا حسن علی قدس سرہ الغرزی فی رسالہ رد البدع
 میں لکھا ہی محفل مولد شریف برای جناب سالت اب صلی اللہ علیہ وسلم کہ عبارت است از ذکر
 اخبار معتبرہ ولادت و ارباعیات و بشر فضائل معجزات انجناب صلی اللہ علیہ وسلم و بیان
 اخلاق و ترغیب و اتباع سنت و از الہ بدعت و تاکی در اطاعت و محبت و یکشر صلوات
 تسلیات بشرطی کہ خالی باشد از بدعات سنیہ و منکرات شرعیہ و استیجات معروفہ مانند
 غنا و فرا میر و حضور نسوان شہیات و امارہ و نقل و آیات دروغ و سیالعات نامشہور
 و استیجار مولد خوانی و جزآن اللہ مستحسن بلکہ مستحب و موجب ثواب و دلائل خارج محفل

[illegible]

و دارند و میباید فرود گیرند گوید در حضور آنحضرت اند و فی الشفا و علم ان حرمه الهی میباشد
 و توقیر و تعظیم لازم که گمان فی حال حیات و وفات و ذلک عنه ذکر و ذکر حدیث و منه استقام
 است و سیرت و معاملة آن حضرت و تعظیم اهل بیت و صحابه رضی الله عنهم و استغفارهای
 و خطی علای و بی ورام بود و غیره مثل سبب بودی محافل سیلا و شریف کیست بین
 انبیین سی بعض کی نقل کی جانی ناسب بود کون بر تقاف هم غنیر علای تقدیر او
 مشاخرین بر دیار کا اسپر کلبجادی حفظ فوتی سیف مسلک صغیر
 علای گین و هفتان شرح متین در حق شخصیکه میگردد نمودن محفل مولود شریف تبیین
 یوم گناه کبیره است جواب نمودن محفل مولود شریف تبیین یوم گناه کبیره است
 در مواهب لدینه نوشته گفت ابن جریری که هرگاه ابولهب که فرمودم آن قرآن را
 شده سبب خوشی گردان لب مولود بنی صلی الله علیه و سلم در عذاب تخفیف یافت
 پس باشد حال مسلم موصدا از است آنحضرت صلی الله علیه و سلم که خوشی کند مولود فرخ
 کند در محبت او آنچه بهم رسد قسم بخورم که نخواهد بود جزای او از خدای کریم مگر آنکه
 داخل خواهد فرمود او را از فضل عظیم تجبات نفیم و اهل اسلام همیشه محفل میکنند در روز مولود
 و ولیمه با میازند و در شبهای اول تصدق میکنند با انواع صدقات و اظهار سرور میکنند
 و در نیکباز زیادت میازند و بخواندن مولود کریم است تمام سینه میازند و از برکات او سرور
 فضل عظیم بر او شان ظاهر میشود و تجربه کرده شده از خواص که امانت در آن سال و نوب
 است بحالت حصول مطلوب الله تعالی رحمت کند بر سببک شهای مولود مبارک اعیان
 تا که صد سخت رسد بر سببیکه در دل او انکار باشد تا اینجا از مواهب لدینه ترجمه نموده شد
 و محمد بن علی دمشقی در سبل الهدی فی الارشاد از حافظ ابو انجیر سخاوی نقل کرده که عمل
 مولود شریف بعد قرون ثلثه پیدا گردیده زان بعد اهل اسلام در سائر اطراف شهر
 کلان همیشه در شهر مولود مجالس مکلف طعام و صدقات و اظهار سرور زیادت در نیکباز
 و اهتمام بخواندن مولود کریم کرده می آیند و از برکات او بر شان فضل عظیم ظاهر میشود و از
 ابن جریری نقل نموده که امانت در آن سال و نوب است بحالت حصول مراد و از

ان چ زری لفظ و شقی استیها و بقصد تخفیف عذاب الی الیه است و بیست و شش
یک شیخ جمال الدین چو طی در قفا وی گفت که بدعت بدعت باوث ثواب استی که
سوا ای آنچه صاظر این بجز بیان کرد بر خطا جرئت و آن عقیده مؤمنان حضرت از
فلس خود بعد نبوت و در شرح سنن ابن ماجه گفت که بدعت نیست بدعت است از آنجا
از تکرار شرعیه باشد و چند اشعار ذکر کرده یکی از این نیست یا مولانا فی الموعظه
شرفا و یا بسید الاسیاء و تو ذکر و کلام شیخ جمال الدین چو طی ز فانی و در است
اهدایت کرد او مالک عالم و قصه کرد با و غریب جدا و حاضر شد ز او طحا و لانات
و صلی الله علیه و آله و سلم از ایشان پس گفت که از آنکه در حق این بدعتیان است
که در دوزخ قرار دارند و در دوزخ نمانند و بدعت نیست که مختص الی اهل الیه و بی و اشرار
نموده شد و در آنچه در آن مذکور است قطره نیست از بحر نیست آنچه دیگر از آنکه
اند فاما قدری که ذکر دیگر کافیهست برای ثبات اینکه هیچ کس و هیچ کس از آنکه در حق
حل و عقد امور مسلمین اتفاق دارند بجز حجاب مذکورین فعلی اصرار بر عمل آن حق
باطل که فاعل کما که بدعت است محض از جهالت و بطالت و شد و زاده از سودا و عظم و محفل
جماعت است عالمی از انجوام و خواص است محمد یحیی است حجاب آن
کما فی و فافق گردانید نیست اگر هر قدر از علم و دین بداشت لا بد و را از کلام حدیث
برسد داشت و بدست بر تحقیق عدالت از تمام کلمات و اظهاری است که طاعت
عیدی از اصحاب و غیره اگر داشتند باشد پیش ما یک در آن مرتکب گناه کبیره بودند با
مستحسن آن باشد و نیست لغضل الله تعالی و اگر دعوی داشتند باشد پیش او دعوی میدان
این نوعی بر سر شایع نیست بنابر این که عقل نیست فقط

محمد بن در شا و پادشاهان
از ظاهر اسراج الیه کسان علی

نقل هر خباب مولانا نعمتی محمد صد الدین خاقد

صد الدین و شایگان آباد

نقل هر خباب مولانا محمد صاحب

نسخه
ما سید محمد



مدرس مدرسه عالی دس

نقل به صاحب مولوی محمد حسن نقی حضرت شاد عالم حضرت نقی صاحب کرامت

نقل به فضل رسول نقی صاحب مولوی محمد حسن نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

نقل به قاضی احمد الدین خان صاحب نقی صاحب کرامت

[illegible]

حکایت از دست بخ و اهل دنیا و بیان ولادت و شرفناقت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم و احوال و آثار صحیح و در آن مصلحتی برای ممالک و انکشاف سرور و ادای شکر حق سبحانه
برین نعمت جبرک و خواندن در دو و سییم و تبیل و تلاوت قرآن و آداب و تهجیس
و اگر سید بام محمد طیب الصلوٰه و السلام و عذمتی من تعظیم امر و توبه قدر حضرت سالی الله
علیه و سلم و اطمینان صلی و غفر او سا کین و آثا و صدقات و خیرات در آن نور منیت
نور و جلال کبریا و احوال حسنه و متواتر است از اعلام و فضیله و بختان
اهل اسلام و شایع کرام اکابر اعراب و اتفاق است جمع فقیر ما از احوال علمای اهل بیت
عرب و بحکم حسن بن علی کرم و محمود اکابر محدثین و فضما ی اقطار عالم است و کتب
زیست که این علم محمود و موجب فرب و ثواب و برکات و تزیل رحمت و شفا قلوب و تشریح
صمد در و قزو و محمود اهل اسلام و از افاضت با طهرین خدا لان اهل ضلال و مطعیا لست خصما
دیرین زمانه و برین ملک کبری اربابان و جلالان از عوام تم تعویب و سب قضا و کلام اری
عالی نوبت زبان مداری با قضی غایت رساننده اند بر چند علی و لدر شرف درین
بهیئت و صورت که از آئینه متعارف که جمهور علمای شریعت از کتب و کتب تا اندر دور
اسلام است قول از سلف صانع نیست اما اصل آن که در کتب فایده و محامد و فضایل حضرت
منقذ بنوی و سبقتنا بر گذاردن ولادت حضرت افضل الاولین و الاخرین و سبای
صالحین است در قرون ثلثه مشهور و با باخیر یافته شده چنانکه مذکور شد و بدینست
که اصل با نظیر آن در شرح یافته شد و در حال این علم محمود و جبر نیست زیرا که بجز و تلاوت
قرآن و خواندن در و در بیان مناقب و محامد عالم و حال ولادت حضرت
صلی الله علیه و سلم و اطمینان قهر و سا کین و آثا و خیرات و صدقات و شغف نیست
از بیان بودن اهل اهل از برای این امور در شرح اما خصوصیت اعمال اهل این ماه
مورد تعظیم با صلوات الله علیه و سلم و سبقتنا بر گذاردن ولادت او در این روز با قدر است
و از آداب احوال و افضال او افضل ملک و حجج اصلا من الله حقیقت قال و کلامه

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَنَا سَبَّ أَطْهَارَ الشُّرَى وَاتَّقُوا لِلْبَيْتِ وَلِجَانِبِهِ مَا هُوَ
 رَبُّ الْوَالِدَةِ لِحَقِّهِ الْإِنْفَاقِ وَتَأْتِي الْأَعْلَامُ كَمَا سَبَّحَهُمْ أَرْبَابُ فُضُولِهِمْ وَكَوْنُهُمْ لَمْ يَكُنْ
 وَتَضَمُّنُهُمْ أَطْهَارَ كَرْدِهِمْ أَوْ دَرِي سَلْمُ عَمْرِقُ فَاةِ الْأَنْصَارِ رِضَى الصَّغِيرَةِ إِذَا صَارَ مَعَهُ سَبَّ
 سَبَّ عَنْ جِسْمِهِمْ يَوْمَ لَا يُنْكِي قَالَ خَالِكُ يَوْمَ وَلَدْتُ بِنْتًا وَأَنْزَلْتُ عَنْهَا الْبَيْتَ
 بَيْنَ مَوَازِينِ دِينِ أَوْ زَيْنَتِ كَوَازِبِ أَدَايَ شَرِّتِ جَعَلَتْ دَعَايَ بَرِّتِ عَمِيرَةٍ
 كَرَمٍ سَبَّحَهُمْ دَرِينِ دَرِينِ عَالِمِ طَارِ الْأَنْفَارِ بِأَلَمِ الْجَمْعِ لِعَالَمِينَ تَجَنَّبَ الْبَلَاءُ
 زَاكِيَاتِ مَثَلِ كَلَامَتِ قُرْآنِ وَأَكْثَرُ صَلَوةِ دَرِيَانِ يَوْمَ كَرَمِ وَشَرِّتِ بَنَاتِ عَمَامِ
 خُصْرَتِ مَعْدَسِ نَوِي وَخِيَارَاتِ وَصَدَقَاتِ وَأَطْمَأْسَاتِ لَيْتَ كَرَمِيَّتِ أَدَايَ شَرِّتِ
 عَنْ جَعَلَتْ نَفَالِي بَرِّتِ عَمِيرَةٍ وَشَبَّكَ الْأَمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي الْحَاجِّ
 فِي كَأَبِ الْأَمَامِ مَحَلِّ الْكَوَارِ عَلَى مَا أَحَدَتْهُ الْقَائِمُ مِنَ الْمَدِينِ وَالْحَوْلُ فِي الْوَعْدِ
 الْأَلَاكِ الْحَقِّ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلَى الشَّرِيفِ قَالَ فِي تَضَمُّنِهِ يَوْمَ صَوْلَةٍ سَبَّحَ صَالِي
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الشَّهْرَ عَمَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفَضْلَنَا فِي هَذَا الشَّيْءِ الْكَبِيرِ
 الْإِنْفَاقِ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَتَسْتَدْرِكُ الْأَوَّلِينَ وَلَا خَيْرَ مِنْ وَكَانَ حَيْثُ أَنْ بَرَادَ فَمِيرَ
 مِنَ الْعِبَادَةِ وَالْخَيْرِ لِنُكْرِ اللَّهِ بِحَقِّهِ عَلَى الْأَمَامِ فِيهِ مِنْ هَذَا الْبَيْتِ الْعَظِيمَةِ
 وَإِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَمِيَّتِ عَلَى عَمِيرَةٍ مِنَ الْهَوَارِيِّينَ
 الْعِبَادَاتِ وَمَا ذَكَرَ الْأَوْحِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ لَهُمْ كَأَبِ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالْكَلامُ كَانَ بَعْدَ الْعَمَلِ حَسْبُهُ أَنْ يَبْرُزَ عَلَى مِنْهُ رَحْمَةً
 مِنْهُ يَصُحُّ لَكِنْ أَتَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالْكَلامُ إِلَى فَضْلِهِ هَذَا الشَّهْرَ الْعَظِيمِ
 يَقُولُ السَّامِعُ الَّذِي سَأَلَ عَنْ صِفَتِهِ يَوْمَ لَا يُنْكِي دَاكِيَّتِمْ وَأَلَدَتْ نَبْتَهُ
 فَتَضَمُّنَ هَذَا الْيَوْمَ بِحَقِّهِ سَبَّحَهُ لِفَضْلِهِ هَذَا الشَّهْرَ الَّذِي وَلَدَ مِنْهُ بَيْتَهُ
 أَنْ يَجِدَ مَحَلِّ الْأَجْرِ وَتَضَمُّنَ لَهَا فَضْلُ اللَّهِ بِهِ الْأَشْهُرُ الْفَاضِلَةُ وَفَضْلُهُ
 الْأَوْفَاقِ وَالْأَفْكَانِ لَهَا حَصَّهَا اللَّهُ بِمَعْنَى الْعِبَادَاتِ الَّتِي تَعْمَلُ فِيهَا لَا تَقْدَرُ

التي لا تملكه والا تملكه لا تشكك بها الما لها وانما يعمل بها الله ثم لما
يعلم من المعاني فانظر الى ما يقصد من الله به هذا التبرك والتمتع
بهم لا يشك الا ترى ان صوم هذا اليوم فيه فضل عظيم لا يصلح
عليه وسلم ولما فيه فعل هذا ينبغي ان يبادر ادخل هذا السليم الكريم الى
ويعلم ويجوزم الا لا حرام الا اني به اثباتا لله كل الله عليه وسلم في كل يوم
يخشى لا وفات الغاضلة بزيادة فعل البر فيها وكثرة الخيرات انتهى الى
حضرت امارا زمان وسكان في مثل بيت بوزمان وسكان الارض
عليه وسلم ثم في بيت قال النبي احمد بن محمد القسطلاني في المصنف الا ان
واذا كان يوم الجمعة ان خلق فينادي صلي الله عليه وسلم في كل سنة لا بعد
عبد مني و قال الله فيها من الا اعطاه اياتها انما كانتا في اول
فيها ست امل سبلين ولم يجعل الله في يوم الا في يوم صوم يوم
التكليف بالعبادات ما جعل في يوم الجمعة في يوم من جمعة
والخطبة وصبر ذلك اكلها للدين وسلم بالخطبة عن امية
سبب عبادية وجهه قال الله تعالى وما ارسلناك الا رحمة للعالمين
ومن جعل ذلك صدام التكليف عن قاعة الامام صلى الله
عليه وسلم وسئل عن حيام يوم الا ثنتين قال ذلك يوم ولدت فيه
واتولت على فيه النبي في الامام صلى الله عليه وسلم عن ابن عباس عن
قال ولما صلى الله عليه وسلم في يوم الا ثنتين واستبني يوم الا ثنتين وحسب
مها من ملكة الى مديونة ولما دبت في يوم الا ثنتين وروى احمد
يوم الا ثنتين انتهى وكان اهل البيت في يوم الا ثنتين
سلاما ان روايت كوراحسان ابن ابي عمير ومرومست كوراحسان
قال القسطلاني في المصنف اللادينة اقل اعني ان الجاهلي والسنة
التي تلت الا تهل في فمها نكت بالسنة في ذكر صاعده صلى الله عليه وسلم

الماء على
عليه انتهى و
ذلك جائز في
هذا الاخر
الطعام لا
يسلم ايضا
بما جعل في
من الما في
فان ذلك
ولخطبه
ارسله
قال الشيخ
منقول
بمخير ازاد

دیباچہ ای مکتبہ آکملاد آب و حیات علی بابا انور چتر شمسائی در شمسائی
مکتبہ و علمای شایسته علم اب و غیره طاری و لاکم کثیره تنی اور ایت اورا طاری
و اقوال علمای کبار شمسائین کی ادب و تناسل و جہن اب و انورین استغفر علی نقل
کتاب کسی جاتی ہی او طر حیدر ذکر نانا کمست معتبره طاریت و معجزی کما ذکر انوار اللمی

ما قول المتعلمين في القيام السجود في الصلاة في العشر العشر من كل شهر
 سيد المرسلين صلى الله عليه وآله وصحبه وآله في قراءة المولد المبارك بل هو واجب
 اذ سماع او غيره من الكتب بموجها باللائحة كما في ما واخبروا عليه لوجوه الاجابة
 القام عند ذكر واحدة يستدل المسلمون صلى الله عليه وسلم في قراءة المولد الشريف
 تعظيماً له صلى الله عليه وسلم احراراً شتات في استحضار الاستحباب ولا يخصص
 لفاعله من الثواب احفظ الا وفور الخير كما في تعظيم اي تعظيم النبي الكريم
 ذي الخلق العظيم الذي اخرجنا الله به من ظلمات الضلال الى نور الامان وخلصنا
 الله به من نار الجحيم الى جنات المعارف ولا يقان مقتضيه صلى الله عليه وسلم
 فيه مسانعة الى رضاءات المسلمين واطهار الا في شعائر الدين ومن ثم
 سعادته فانها من تعدي العقول ومن يعظم حركات الله فهو خير عند الله
 وقال العلامة بن حجر في الجهر المنظم تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم
 انواع العظمى التي ليس فيها مشاركة الله في الامانة من مستحسن عند من
 نور الله ابصارهم وقد ثبت في السنة طلب القيام لغيرة صلى الله عليه وسلم
 فلا ان يطالب له من باب اولى ادوى البخاري ومسلم عن ابي سعيد الخدري
 اننا سألنا عن ابي بكر بن عبد الله بن مسعود عن ابي بكر بن مسعود عن ابي بكر
 فلما بلغ قريبا من المسح قال النبي صلى الله عليه وسلم ومن ثم الى خيركم وسيد
 قال النبي صلى الله عليه وسلم ان قيام المسلم للرب ليس بالمفاضل والى
 الحادى وقيام المتعلم للمعلم مستحب غير فلهذا هذا الحمد ثبت وروى

A close-up photograph of a handwritten manuscript page. The text is written in dark ink on aged, slightly textured paper. The script is a cursive style, likely Arabic or Persian, with some characters appearing to be in a different script, possibly Syriac or Hebrew, interspersed with the main text. The handwriting is fluid and somewhat irregular, characteristic of older manuscripts. The lighting is soft, highlighting the texture of the paper and the ink.

قَامِي وَ
بَرَائِكَ فَلَا يَنْقُصُ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذِكْرِهِ
عِنْدَ ذِكْرِهِ وَلَا
الْجَمْعُ الْوَلَّى
فِي سِتْرِي أَوْ مَكْنِي
الطَّهَامِ مَسِيحِي
هَلْ مِنْ
وَلَا نَه
أَجْمَعًا عِنْدَ
عَلَى ضِلَالَةٍ
إِدَادِ كَرَمِ

[illegible]

[illegible]

الطریق خرد خادم الشریعت والمناجیح عبد الله بن محمد جم عبد الصمد بن محمد بن عبد الله
 مسجد الحرام خادم الشریعة والمناجیح عبد الله بن محمد جم عبد الصمد بن محمد بن عبد الله
 شرحه قوی علمای کد

کلیه زانی بن علما محققین قیام جموع علما و صالحین عرب و عجم بن فتن و کرام و شایع
 اخبرت صلی الله علیه و سلم کی در میان پڑهینی مولد شریف کی ابا و حسب ہی آفتاب
 با برکت با سرائی مکی بیان کرد و تم جو اب شافی کافی ساند و لمبوان کی اور تکرار
 اجر پاؤ کی اجر کثیر جواب گہرا ہو نا وقت ذکر سید الشیخ حضرت سید السیدین صلی الله
 علیه و سلم کی ہنگام پڑهینی مولد شریف کی واسطی تقطیع حضرت نبی صلی الله علیه و سلم
 کی ابا امیری کہ چند شک نہیں ہی ہا و سکی سخن اور سخن اور مذہب مولیٰ علیہ السلام
 ادسکی کریمانی کو ثواب سکی حصہ بہت اور سبکی بڑی کہو کہ پڑهینی تقطیع ہی ہی ہا
 صاحب غنیمت کی ایسی ہی کی کہ نکالا ہو اندھالی فی سبب ادسکی ماکینون کفری
 طرف اور شہنواں ایمان کی اور سچا یا حکم مدولت اور کی ایک جہالت سی اور جو بجا یا
 طرف جنات معروفان اور یقین کی سبب تقطیع بنی صلی الله علیه و سلم کی خوشنودی ہی
 رت عالمین کی اور خلا کرنا ہی واسطی قوی تر شاہ دون کی اور جو تقطیع بنی صلی الله
 علیہ السلام کی دلہ کی پڑهینی کاری سی اور جو تقطیع کر یکا حیات اندھالی کہیں و بہتر
 ہی ہا سکی واسطی اور سکی نزد یک پروردگار کی اور کہ ہا ہی علامہ ابن حجر بن عساکر
 در سظم کی تقطیع کرنا ہی صلی الله علیه و سلم کی ساندہ علامہ انوار تقطیع کی کہ مشاکرت ساندہ
 نقالی کی محبوبیت میں نہ گئی ہوا مرنگب ہی نزدیک و سکی کہ بنیالی دی ہو کر
 حق تعالیٰ فی اور ثابت ہو اسنت میں کہ گہرا ہونا واسطی غیری صلی الله علیه و سلم کی
 پڑهینی ہم کرنا ہی صلی الله علیه و سلم کی اولیٰ ہی روایت کی بخاری اور سلم فی کی
 غدری رضی الله عنہ سی کہ ایک حاکمت آدمیوں کی انہی اور بر حلوست ابن حازم
 رضی الله عنہ کی سبب سچا گیا طرف ادسکی اور یا سوار اور بکد ہی کی سبب سچا کہ قدر
 سجد نبوی کی ہو سچا فرما یا بغیر صاحب فی گہری ہو جا و قسم واسطی تقطیع ہی اور

[illegible]

[illegible]

صاحب کاتوری فی جواب نه اولست و کلام مولانا رفیع الدین مراد آبادی الودود
بن کلماتی که اعمال مصداک از تو یک نام فکرم او را نام الی جو سبب او را نام فکرم
کی او را نام فکرم کی مشتری حب ملک کونی مانع نایابا بی و دان تو سبب ملک فکرم
علی عا دة انکاسون کو کافا کیک که هدایت بصیرت و بهی کج صدر شریف کی با بی کرم
علا او رضلا او تمام مسلمان یک جانی بین و سکوا صد غرضی بن یک بنای کرم
به اید او در رفقا را در خانه و غیره بین به ایت ابن کوه در رضی سعادت تعالی کلام
المسلون سننا فو عند الله حسن و الله اعلم بالصواب الاموال المذكور حسن

بصیرت

اصحاب بن جانب

احمد حسین

محمد رضا علی خان

عبد الواسع

محمد لطف علی خان

جمال الدین محمد کمال

طالب المولیٰ مدر

انصرفت و حسن المیزه فضلیه بخلاف الکفر

اول و با صد التوفیق تطبیع جناب سرور عالم فخری ادهم صلی الله علیه وسلم سرور کن بر وجه حب

دلازم می آورد اظلالا کلا کفر او در طوطی قطع کلام اب و برکت او را جامع است او را ملت

نی بقول ای سلبین مصلحین کو کرنا ضروری (محمد صلی الله علیه وسلم) قد استجاب لصلی الله علیه وسلم در اوله

صلی الله علیه وسلم لاه فی ضلال الاعمال فلا باس بالقیام عند الملک و العالین به و کن

فک خسر الدنیا و الاخرة حرره لوبوم و کعبه امن شرفی اتحاد اکرام بهر الله محمد رسول

یا حافظ

الامر المذكور

هدیه المصلح محمد علی

غلام حسین

سید محمد علی رضوی

محمد علی ادهم

عمره العلاء شرفی کونی کور

بنده المظهر محمد علی

محمد شرف الدین

والعشق سید محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

بزم المظهر محمد علی

الذين في الدنيا انتهي اودجوه في قبا حثنا ببيت پرستان طایفه یهود و اسکی و دود و یهود
فوال کریم نبوی که گمانی در الدار الحار و اداری کتاب بیت المومنین که گمانی انما ما شئت
فقال اصل فی الشریع اما یجوز المظنیر و یضرب الذی فان یحسن ان هوی سنه الحکامه
الاربابین و کلا یحکم المهدیین و من یمن قال علی رضی الله عنہ نعمت الملائک
هدیه و لیس ذلک مدح و ما یلفظ محذوف او یذاعه انحر اودجوه بیت که در خانه یکتا
ارست اودجوه اوجا او اثر کی ده به بیت محمودی چنانچه امام علی المومنین نودی بی محبتین
شرح اربعین بین کی که گمانی قال الشافعی ما احدثت و خالفنا انما او منعه او
اجماعا و انرا فیهو لمدینه الضلالت و ما احدثت من الخیر و که مخالف شیعه
من ذلک فهو المدعیه المحمده و الخاصه ان الیمنه یکتسبه یمنون علی
نایبها و هی ما و افی شیاعها من کفر من فعلیه یکن و ریشه می و منبها ما هو
فوق کفایت کتبه یغنی العلوم و تحویله انحر بر کتبناست بو اگر بر بیت ضلالت
ببین بلکه بعضی محمده اودجوه ای تو سوز و بیت قبا مبین وقت توره نو له کی که باطن
با و صفیکه اجماع است ای و در طایفه سلمین که بی جوی بنی خاندان مومنین که جمیع اصناف
و اکابر اودن دونون شهر و نکس کی که کثرتی موبی همین اودجوه اسکی رساله حسن و سیاطی
عبد الله سر ارج مدح سجد اکرام که اشاعت قبا مومنین که گمانی اودجوه علی خفیه و شافیه
اود مالک اود خاندان که سب فی اجماع نقل که ای اود رساله عقد اکجوه سرفی مولد الشی لا زاره
قصص سید محمد زریحی مصنف اشاعه لاطرافه کلا سیر و طریق انحر بی که انست
ای قیام کا شمس فی الصبح ثابت بی و حله البرزخی هذا اقلوا احسن البشاه عند
مولد الشریف الحسنه ذوالواید و ریه فقط فی المومنین کان تعظیم صلی الله علیه و سلم
بنه صیر و مر ما انتهی و لا احسنه انظر لک لک بیت عافی رحیمه لک فانی و لک
شیدان کلیل کافیه عند المعقل اب اگر در روایات حرمین زو یک مانعین کی اصل
الاورح شافی سخنان کی نهی که تا هم رواج حرمین کا جوبی اسکوناست که کجا در

[illegible]

شایسته و فایاد و رستگار و نظائر و غیره می خوانی ثابت و میان بی نهایت حاجت با بیلان
 و بفقیرانی البرهان از غلظت ایمان و شایسته اختلاف بین مجرم با طاعت و برابری قاطعیت است
 کی تواند و معرفت بین حق که عز و افراختن نعم ماضی که منعمین کی به بدعت و راه الا اصولی از ایش به تبار
 است اثبات تحقیق سنا با بی بدیهه ثابت می که قیام امور تشکیلیتی بی کلام و از اولیای
 او و تطبیق او که کرم حضرت صلی الله علیه و سلم کی کسیر واجب از فروتنی کی کایه تعزیه
 و توفیق و استیضه ای بلندناطقی می که در سطح تطبیق حضرت نبی کی فیض می ثابت
 به که جس نبی کی کی جلای کی بونی می حکم ان خطب اعلا کم و انتهم لا تشعرون نازل می
 که اصح فی القاری و فی تفسیر الحرمه و اللب الا هم به و اما نهوا عن جرم مخصوص المعنی اکثر
 المنعوت بجا کلمه مافدا غدا و نه فیما بینهم و نهوا الخ و من مراد طاقه انکار و کتب او را تفسیر
 اسی جمله بی قالوا من ترک عملا ذاب روحه المصاب شری و کله او و یکی تحت کرم و او
 جلی ما تمه که او اصدادش با تمه او را بی رحمت و نایمی ان الذین یبذلون مالهم ساعیا
 الله ید الله فون یدلهم و انک یستبیر آیات الاحکام بر ذل ان یدرسوا الخ
 معلوم یدای المصابین می ید الله و الله صدق و بحسن الجراح و عن صفات لکجا
 و اما المصنی لغوی و ان عجل الميثاق مع الرسول کعده مع الله من غیر نقاش و نت
 سبها لغوی له من تطبیق الرسول عجل اظلم الله و فی المعالجین الصحابة رضی
 الله عنهم وقت المباحته اخذ و اید الرسول صلی الله علیه و سلم و اید کانت
 فوق اید تطبیق انتی با و را و تطبیق کی بهت بین جو فرو که زیاده تر داخل می و از طایف
 بین کزما و کلا بهتری گویا تمجیل با مر تعزیه و توفیق و هی که اصح فی العالم کیر و فیه
 بعض الناس من النزول یهرب لمدنیه و المشی الی ان یدخل حسن و کل ما کان داخل
 فی الارب و الا حلال کان حسنا کذا فی شریقه القدر انتی او یدیان تم تطبیق کرم
 صلی الله علیه و سلم کی و اسطی جاز کر که ای کلمه جود او و قدر لغیر الوجه بالشرک لکرم
 و هم فوری و طبع ذوق مستحسن کما فی اما قال محمد المفسرین زیده الخی ثورین
 شیخ عبد الحق المدلولی ارجمه الله العفرا العلمی فی کتابه المسمی بخدی القلوب

[illegible]

سبب كبرنا هم بخوبی ثابت هوا حکمنا که فایده حکما چو کولی که اود و مکر و تقلید
از یحیی و اود و جو و طاقت اود و طمع و از قیام اود و سخن اوست که در بدین مقام اود
تسلیم و از کبر و غیرت صلی علیه و سلم کی می شود که کافور و استخوان لبین صلی علیه و سلم و در میان
اود و اوست و آنحضرت که کافور و استخوان لبین صلی علیه و سلم و در میان
بین که بای قدیم است الا که علی ان لا استخوان لبین صلی علیه و سلم و در میان
کانت من الانبیاء که فرسوا ضلوا علی کانت احلا لا ام خلدت هذا بحیثیه لبین صلی علیه و سلم
خلافت فی ذلک الذین قتلوا لا با جاع علی فی تضامین اکثر من ان جیم و آخر الامر و من
و غیره و قال صاحت لثنا ان جیم ما عا لبین صلی علیه و سلم و آخری سلفنا لبین
اوست اود و در این مختصر که در حدیث اود و غیره لبین صلی علیه و سلم و آخری سلفنا لبین
صلی علیه و سلم و بعضی العواصم البشیرة اجماعه علیه و سلم و اوست لبین صلی علیه و سلم و کانت
و من قال ذلک لک رب الشرف و الملیث و آخری و بعد من الشرف فمقتضی حق الی
الصعود رضی الله عنه و قبله قال ابو صفیر و اصحابه و الثوری و اهل الکوفه و الا و راکی
استی قد استراح البنت الا ظلم من تحریر الی سال الملک بعد فی الاسم فی شایا القیام
لمدی قره مولد اکر ام الکرام علیه الصلوة و السلام فالما مول من خول الکرام و المرحون
العلماء الا ظلم ان یظروه بعین العنایت و ان یکدوه صحیحاً فزیه من خول الامام
و ان یجروه عظام فیصلوه و یصحوه من قیام الکرام و یختموه علی نه الامام و کانت
الی من قال یجبر و الی قال فانی عجب ضعیف الحال طلم البال و انا العبد البندست
و لدی المحرم و من کبر است علی الرضوی البهری و یسکن و البه انوی و موطن و ملک
آزما اود نا کبر و فاکه ندرت العالمین و صلی علیه و سلم سیدنا محمد و علی ابی محمد و حسن
محمد الطاهین علی امراء المد علی و السالم و جوارش ک و المعاص و رعیت کانت کانت

الکرام و المرحون
العلماء الا ظلم ان یظروه بعین العنایت
و ان یکدوه صحیحاً فزیه من خول الامام
و ان یجروه عظام فیصلوه و یصحوه من قیام الکرام
و یختموه علی نه الامام و کانت
الی من قال یجبر و الی قال فانی عجب ضعیف
الحال طلم البال و انا العبد البندست
و لدی المحرم و من کبر است علی الرضوی
البهری و یسکن و البه انوی و موطن و ملک
آزما اود نا کبر و فاکه ندرت العالمین
و صلی علیه و سلم سیدنا محمد و علی ابی
محمد و حسن محمد الطاهین علی امراء المد
علی و السالم و جوارش ک و المعاص و رعیت
کانت کانت

فی الخصال کتابت کیا اس سبب سی پیشہ ہمارے لری ای طری طرح نفع نہیں تو ہمارے
 عن الی ہدیہ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے بیٹھ کر بھی
 سیدنا خادما قدامتھا قیامتی نراہ قدامتھا جہت اورداد جہت میں تھی کہ کہیں
 نہ کہیں جہت سی سائہ ہمارے جہت میں کہ بائیں فرمائی تھی جہت میں کہ کہیں جہت
 تھی نہ جہت میں کہ تھی ہوئی بیان ملک کہ تھی جہت کہ کہیں جہت حضرت کو کہہ دو تھی نہ
 فیض آستانہ میں جہت اورداد کی واصل تھی اور جہت اورداد و قطع کر دیا کہ کہیں
 آئیں فرمائی الا صراحت سی ہو سکی دوسری سی ممکن نہیں اور اگر تھی سی جہت میں
 ویرج بہ ثابت ہی ہو جاوی کہ صراحت وقت ذکر و لاوت کی قیام نہیں کیا کر تھی
 تاہم کو قیام کرنا چاہی دوسبب سی اول علی شہوت رخ دوسری سی کہ جہت میں لا لالان
 سی ہو تو ادا اب اور قطع طہیر کی کی نہ ان علالت جہت میں جہت جہت جہت
 شریف بن فرمایا سی فان الاداب الظاہرہ عنوان الاداب الباطنہ فانہ وصف شافلتو
 بالحدہ استغنی عن کلکظاظہا را فہما ترجمہ اسکا کہ کہہ کہ اداب ظاہر ہی عنوان اداب باطنی
 ہی سی جبکہ اول یہ سبب سی بالحببت ہو تخی اور بی نیاز ہو کلکظاظہا ولی سی زیادہ
 اس سی کیا ہو کہ صراط مستقیم سی کہ تصنیف نواری تحصیل کی سی ایضہ عنوان در طلب
 خوب ثابت ہی کہ نماز میں دعائی خدائی و خیال نہ لانا چاہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کہ نماز میں قصور درستی لشکر کا کیا کر تھی حضرت عمر کو اپنی اور قیاس کرنا نہ چاہی سی
 کلانکار قیاس ان خود و گیر کہ چہ ماندر نوشتن شیر و شیر سوال قیام میں کہ ہونا
 قسم عبادت سی نہیں کہ نہ ہو چاہی کہ حسب وقت حضرت کا نام رک آیا کر سی اور وقت
 سرور کہ نہ ہی ہو چاہا کہ و جواب حکم شریعت سی کہ وقت دیکھنی خزاہ کی کہ بہت عظیم
 ملا کہ کہ ہر اہ جنازہ ہو اگر تھی میں کہ ہونا چاہی خواہ جنازہ مسلم کا ہو یا کافر اور ہر
 ہی ثابت ہی کہ ہر وقت اسکی ساتھ حفظ اور کرنا کا کہ تھی میں اور شریعت صحیحین
 میں ہی کہ ہر وقت دیکھنی خوشی کی ادا کرنا چاہی اور وقت خود و ہر کی ملا کہ ہر
 کتابت اعمال کی تاکر تھی میں قال اللہ تعالیٰ آت قرآن الفجر کلان شہود ایس لکر شریعت میں

[illegible]

محمول است بر بزرگوار
رسول الله صلی الله علیه و آله
و هر توم در از این مختلف
هند بر این مضاعف او کلام
و بعد و چند گشت
الخصا و است و کلام
محمول است بر بزرگوار
رسول الله صلی الله علیه و آله
و هر توم در از این مختلف
هند بر این مضاعف او کلام
و بعد و چند گشت
الخصا و است و کلام

شیرازی شریفی شاک کی توبیخ اور بدتر طاعتا و قضا و غیره ما مشهور است
ما لم یکن علی علیه و سلم کرمه صا و ائمه اربعه و ستمین کما مضی عن ابی هریرة
ما قضا و یوم اربعه الا سیر کما **الکوفی** **صهر رضا علی خان** **سبحه و تحی**

معمول است که مردی از مسجد خدای است و آنرا بخیال است که در ملک هر روز رسول الله صلی الله علیه و سلم برای انصار بحق سعادت که قومی الا که شید کرم و همچنین قیام طریقی

کسب نالک بود و اما هر نوی قیام قادم سنی مشی شوند که اگر از اهل خلیفان است و رست و کرده اند شسته چنانکه تو هم بعضی است و آنچه که در حدیث است و کما

اذا اراده لم یفهموا اما یطعنون من کرانه لذلك و ردی از او است که هر یک از شما

محمول است بر یک صحابه که اگر کم سبب است و در سوخت محبت و ظهور طریقت نیست

رسول الله صلی الله علیه و سلم رفته تکلف ظاهر می کردند و عطا و درین اگر کم و یا

و هر قوم در از من مختلف همیشه و جانی که این چنین بر هم دران یا در سوخت و در کرم

بند برای بختند و اگر کم بالا کم از قیام سوخت و اگر کم شخاص موصوفین قیام

و غیره بخت کرد حدیث و شریعت است فقال النبوی القیام لایقام من قبل

الفصل فی حدیث و لیس طبری کما نقلهم و قال القاضی بقیام و لیس هو ان یوم

علیه جاکا طویا جلوسه و قال الغزالی لیس القیام للتعظیم الا حی سبیل الا که

کسب داشته شکوه قوله **صهر رضا** **صهر رضا** **صهر رضا** **صهر رضا** **صهر رضا**

و غیره طرق الشکر لغیر شیت السرا و یتمثل و اما اذا لم یطلب فذلک و قیام امن

اللقاء و غیره و لیس طبری کما نقلهم و قال القاضی بقیام و لیس هو ان یوم

الدهی فی شیت الایمان عن الخطائی فی معنی الحدیث هو ان یا موصی

بدلیل و لیس معنی ایا و علی صلی الله علیه و سلم الکبر و الخیر قال و فی الحدیث لا

حی ان قیام لیس بدی الایمان الفاضل و الوالی المعادل و قیام استعلاء

و لیس معنی ایا و علی صلی الله علیه و سلم الکبر و الخیر قال و فی الحدیث لا

حی ان قیام لیس بدی الایمان الفاضل و الوالی المعادل و قیام استعلاء

نظرت ہذا السبابة والروايات
ہذا صحیح نظام الدین احمد

سید محمد علی
کونین صاحب

والروايات صحیح
توضیح صاحب کتاب

اسم احمد الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یقدر علی بیان شأنہ الاظام الامام و مہر مہم بہام الامام و اصفیہ
و اسلام علی سیدنا محمد۔ فی عرصات القیۃ اجراء و خاللا نام و علی اگر و اسما۔
الذی فی سما الذی برہ و بطواف المسلمین صدر الاما کتب ما حکم نام الاظام
و سلم نسبا کثیرا کثیرا اما بعد فقد وردت کثرت بان فکر ساعد فی مدح البی و تظہیر
خیر من عبادة سنتہ اس فقیر لی لصباحۃ بحمدہ و تعویذ علی اللہ و علی اللہ
عنان علی تہبہ اس حضرت مولانا سید محمد عکرم رضوی فی اس بیان کو ذخیرہ اور
مجہد کہ یہ صحیح حضرت مؤمنین معافین کی بیان کیا کہ سنتی آیات اور حدیث
مجتہد اور حقیقت سائنہ نام الامام اور رسول کی حاصل کرین اور وسطہ ضلالت
مین کہ اغوا کی شیطان ہی نہ پڑین الامام الموفق و علی التوفیق اور عرض حق
علما عالی مقام کی کہ وہ ناسب رسول الشعلین ہیں وہ بی کہ اگر فی تحقیق
بہ آیات اور احادیث اور روایات فقد اور مہول اور تیرہ کی صحیح ہوا لیکن
اس سالہ محمدی فی تعظیم المہدی المہاشمی الامامی کو ہر اور در خطابی ہی فرمایں
الستغالی اجرا سکا دیو کیا فزائی میں علما دین یقین کی اس صومرین کہ وقت
پڑمینی ذکور سلا و شریعت صلی علیہ وسلم کی جو کوئی وہ اسطی تعظیم اور نور قدر اور
سب فوط حجت اور عیسیٰ ذات بابر کات سین کر کی لہر ابو جادی اس امر میں
عند اللہ و عند الناس ہر شخص ما جو رب و کلاما یا خود اور جو کوئی اس فعل خیر
یا کہ وہ تحریری یا دعوت کتبہ لہی و اسطی او کی عند شریع کا حکمی عنایت
اجواب یہ فیصلہ کمال حسن اور حق جواب کا ہی کہ جناب سرور کائنات

[illegible]

تجسس و انکشاف و کما مائیه و اورد و تخیل افراد حدیث موی نهی می نماید و در حدیث
بالاسی ثابت پس قیام وقت بیلا و آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در آن وقت
جائز بود که او دیده فعلیست صحابه بی ثابته می که در وسط قطعیست رسول صلی الله علیه و آله و سلم
کی وقت تشریف لایکی که بی ثابته می بود باقی نمی آورد وقت تشریف ایجاب می که نهی نمی
تبی بیان نمک که ایک چهره بین افضل می توانی و در نظر کسی طایب بود باقی نمی
اوردیده مشکوه بین موجود بی اورداد و غایب می توانی و اب طایبیه که بی لبه لایق
افعال اورد و احوال هر فردی اورد و نام نداشتند است بی که فعل صحابه بی که رسول صلی الله علیه و آله و سلم
علیه وسلم فی و اصلی سدر بین ما و کی حکم فرمایا بی هر وجه حق ثواب بی اورد و اگر کسی
اورد و بیح دین مصطفوی کی موجود بین می بینا انفا طونت که نماز من که نیست
علای اورد و نیست علای کی موجود است و در وقت و حسب العمل بی آراء و تخیلات و چنانچه بود
حسن لبدانی شرح مشکوه ملا علی قاری اورد و چون که اسکود و است سیه کتی می توان
لوک و اوقت رسول بین بی می بین رسولی که رسول شایرین با جت بی جیب
تلاک کو بی و بی قطع می مانع و سکی نمود بی که لبدانی لبحر الراف و اللبدای و در غرض است
لکهای که در بحث پانچ قسم بی ایک بدعت و حسب بی بی بینا علم صحت اورد و خود کلام
صحت کلام السدا و احادیث کی در حدیثی بدعت حرام بی بی علم صحت اورد و خود کلام
مندوب بی بی صافه لبدای و در حدیثی بدعت مکروه و بیسی می بین که آنرا حدیث
کاسونی اورد و جاندی اورد و بی بی با جوبین بدعت مسلح بیسی می بین که آنرا اورد و خود کلام
طعام و اصلی بهمانون کی اید کلاما اورد و بی بدعت مسلح بیسی می بین که آنرا اورد و خود کلام
منلا و طعام مخصوص الضعفاء بی اورد و نام نظم بر رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و کلام اول بی
یعنی واجب بی که رسول شرع موطا من باب صفا فخر من لکهای می بین که آنرا اورد و خود کلام
اندر قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم تصافحوا فی بدهی الغل و لها د و لها و
بدهی الشحنا و لعل علیها اهل العلیل قال الهی می بین که آنرا اورد و خود کلام

عَلَى الْغَايَةِ وَأَمَّا مَا أَخْبَدَهُ النَّاسُ مِنْ الْمَصَاحِفِ - فَقَدْ بَدَأَ بِهَا أَصْحَابُهَا وَالْعَصَى فَلَا حَالُ
 فِي السَّيْرِ عَلَى هَذِهِ الْمَجْزُوءِ لَكِنْ لَا يَأْتِي بِهِ كَلَّا تَكُنْ أَصْلَ الْمَصَاحِفِ وَسَيَكُونُ الْعَقْدُ
 خَاصًّا بِأَعْدَائِهِ فِي أَجْزِئِ الْأَحْوَالِ وَطَوَّلِ أَهْلِهَا فِي كَثِيرٍ مِنْ الْأَحْوَالِ لَا حَالُ لَهَا فِي
 أَيْدِي مَنْ كُنْزَتْ مِنْ الْمَصَاحِفِ - إِنِّي وَرَدْتُ الشَّرْعَ بِأَصْلِهَا أَوَّلَ هَكَذَا سَبْعِي
 أَنْ يَقَالَ فِي الْمَصَاحِفِ بِمَعْنَى الْعِيدِ بِسُكُونِهَا بِنَا وَتَقْتِمْ بِهَا شَرِيفَ الْبَالِ بِأَرْبَعِ
 رُءُوسٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّ أَحْسَنَ آيَةٍ فِي دُرِّ الْمَكْرَمِ مِنْ كَلِمَاتِهِ كَمَا أَنَّ زِيَارَتِ
 الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّ زِيَارَتِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّ زِيَارَتِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَا يَصْعَقُونَ إِلَّا بِالْجَوْدِ وَالْمَوَدَّةِ وَفِيهِمْ
 وَأَعْلَى الْحَرَمِ وَفِيهِمْ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلَاةِ وَفِيهِمْ صَوَابُ الْكَلِمَةِ كَمَا سَأَلْتُمْ
 فِي حِلِّهِ عَالَمٌ بِهِ يَسْمَعُ كَلَامَهُ لَنَا فِي الْأَخْيَارِ شَرِّهِ الْمُخْتَارِ وَرَأْسِ أَرْبَعِ
 عِلَالِي حَرَمِنَ وَرَبَّهَا أَوْ رَطْلًا هَبْنَهُ وَخَيْرُهُ كَلَامِي الْخَارِجُ كَدُخْرِ طَعْمِي أَيْ كَفَرِي
 لَا يَجْتَمِعُ أَمْتِي عَلَى الْعُضْلَا لَمْ أَوْرِدْهَا لَعَنَتْ أَرْبَاعُهَا كَمَا أَنَّ سَهْدَ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ
 أَوْ سَيِّدُ مُحَمَّدٍ بِرَبِّي كَمَا أَنَّ مَحْدِثَ أَوَّلِ سِرِّ كِي تَقِي أَوْ رُفْعَةَ الْأَجَابِ
 فَصْنِفْ عَطَا السِّرِّ فَفُضِّلَ الْحَسَنِي مِنْ كَلِمَاتِهِ كَمَا أَنَّ سَهْدَ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ
 حَرَمِنَ فُضِّلَ نَتِي أَوْ نَوْنِ لِي تَابَ عَدَا بَعْضُهُ فِي مَوَاقِفِ الْمَدِينَةِ الْأَنْزِلِ مِنْ كَلِمَاتِهِ
 دَلِيلًا سَيِّئًا الْحَسَنِي أَلَيْسَ عِنْدَ مَنْ حَوَّلَ الشَّرَّاهُفَ الْهَيْئَةَ دُرِّيَّةً وَرَبِّيَّةً فَطَلَقَ
 مَنْ كَانَ قَامَهُ لِيُحْيِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِيَةً هَرَامَهُ وَرَبِّيَّةً لَا سِرَّ
 بِسَنَادٍ كَدُورِي دُرِّيَّةً مَشْرِئُ لَيْسَتْ أَرْوَابُ كَدُورِي حَضَرَتْ غُفَّتْ أَيْ
 شَخْصِي الْحَيِّ الْبَدِينِ عَبْدُ الْقَادِرِ فِي الْمَدِينَةِ بِرَبِّي لَوْ دُرِّيَّةً عَطَا فَرَعُوهُ وَفَرَسَ بِهَرَمِ
 كَسْ دُرِّيَّةً وَعَطَا فِي حَاضِرِ شَخْصِي عَلَى دُرِّيَّةً بِأَيِّ كَرَمِي شَخْصِي تَنَاكَاهُ شَخْصِي
 الرُّغَالِي أَوْ بِرَبِّي شَخْصِي عَبْدُ الْقَادِرِ فَرَعُوهُ أَسْكُو أَيْ مِمَّا كَسَتْ شَذَّ تَنَاكَاهُ
 النَّاسُ أَوْ بِرَبِّي شَخْصِي عَبْدُ الْقَادِرِ فَرَعُوهُ أَسْكُو أَيْ مِمَّا كَسَتْ شَذَّ تَنَاكَاهُ
 شَخْصِي عَلَى كَدُورِي كَدُورِي دُرِّيَّةً مَشْرِئُ لَيْسَتْ أَرْوَابُ كَدُورِي حَضَرَتْ غُفَّتْ أَيْ

و باستان
بیت و جنت
بی که می
خاک است

در شرف
اصلاح
شیخ الموم
حج اس
عقیده
صلی

مال
بلد
کار

باری که دیدی حضرت اراد خواست گفت نعم فرمود از بخت او در
در پیش تو فرمود بجهت دوست کرد تا آنحضرت که علی بعد طبع و ملکوت جلاله
پس شیخ علی گفت آنچه من در خواب دیدم شیخ عبداللہ در کمال مبارک و در بخت
کرده اند که بخت کس از مردوان آید در اندر و زار عالم رفیع و در اندر طبع و جنت
فصل من ترجمه لشکر و لشکر عبداللہ بن محمد الدار بکلی قدرت و در طبع و جنت

سید علی حسینی
مقام شریفین
سیفیه علی بن محمد
مؤید علی

استغفار بی گم گریه زمانی من ملای و ملای

شرع بین او مع و بین که لوک بوقت ذکر و ولادت بارت آنحضرت صلی الله علیه و آله
کی مجلس میلاد و شریفین که کبری و جانی بین او رسد کبری بین آن ملای علی طای
خرمن شریفین کا او را منین هستی بین که نه ثابت بنین بوا عظامی مجتهدین و طای

سی او نه صحابه و تابعین سی که اسر صورت عظامت بین جوق بود فانی و جوی
جواب اسکا بهی که در میان ذکر و ولادت صلی الله علیه و آله که که از بوا و شرفی
اسو اسطی که اسیر اجتماع علما و فضیله و شرافتیه و مالکیه و فضیله کای و در و ده و نه

بین که ثابت بنین میان علی طای و تعدین و در صلا و در تابعین سی که بیات او که بین
بر بار و والی ای او در بیت غلط بی اندو اسطی که در بیت سلطه من که پیغمبر خدا و در صلا و
مجتهدین کی وقت نه بین موی بین لیکن است با و احب بین یا سحاب و طای

خاص یعنی حقی کی که فی ما شافعی لی که کرلی که در کتب علما و متاخرین کی احب سی و مال
منفی یعنی فاضی وقت پیغمبر خدا کی نه ای نه ایک اما هم در سی کی وقت من بین آن
معلم خدا و در اصول کا پیرنا و در ضعیف سی او در اسطی طای علم حضرت او در نحو کا پیرنا

حالا ملک و ای ابنین سی حسن بر تاملها او را ملایا و شاه وقت کا او جمع کرنا ملایا
صحیح خادای کا با و کوری قرآن بر تاملی کی با قرآن کا حجاب او را خاندان کا و در و در
او در سار و با لکن من حق سی طایسی که شریع و فایه من مذکور سی او را نامر الی است

[illegible]

[illegible]

حسن سباطی
فرموده اقم
انضام الصلح
بخط الامام
من طلائع الک
و علیهم
عزیز طاعت
علی خصل عظیم
و علیهم

[illegible]

امیر و مدینه و کائنات و کمال و جلیل داد قلنا للاملاک اسجدوا لآدم و سجده و الا لم یسجد و قال الام
الاراذلی فی شکر الله لآلکله امر و لا بسجد و لا و لام لعل ان توترع علی الله علیه و علی حق حقیقت
انتی و قال ان الله و ملائکته لیسئلون علی النبی یا ایها الذین امنوا اسجدوا لله اعلموا و سلوا علی الله
قال البصیر ای فی تفسیر و ای یسئلون باطهار شرف و تطهر شانه و انما اسجدوا لله فاعلموا و لی
یقل الله ان الله و ملائکته لیسئلون علی النبی یا ایها الذین امنوا اسجدوا لله اعلموا و سلوا علی الله
چنانکه بر ما هرین قرن مخفی نیست پس آنچه مانع تعصب و میل استماع فی مذکورهای بود
بعت و کای شایسته است بابت یکستان ورده و یا از جا ده صواب است و این بدانکه
اجال متوفیست برحق مغفور مدحت و اقامه آن و تبیین شأن است مذکور سه باقر ضاله
این سخن چنانچه در رساله جدا گانه که در باب احکام استجاب هر یک از حج و روزه
فاطه اتفاق شده و افتاده و از تبیین آن منور فراموشی درست نداده فصل کلی شمس
بعد ضرورت دلایل تمام منقول میشود و بدانکه مدحت با اتفاق اهل سنت و جماعت بر دو
گونه است حسنه و سئیه حسنه بر چند وجه و آجیه مانند تعلیم و تعلم علم حقیقت خود را و هر کلام
و کلام الرسول و رزق بعضی فرض کفایه و سببیه مانند احکامات و اطاعه و در سه لفظ الفاظ
زائد اکثر حقیقه و سببیه مانند سلام علیک نه صافی بعد از نماز صبح و صحر و تسبیح و تسبیح
محرم مانند سبب جبریه و قدریه و موجهیه و در کردن بر ایشان از مدحت و احکام
و در دو مانده لغزش و کار کردن صاهف و نه صاهف قبول حق و زود اکثر از علم مدحت
است که ذاتی الطبیعی و الدار المختار و غیر مایه کنست لفظه پس اگر مراد مانع تعصب است
بعت سئیه است کلامش مانع قبول مراد خود است از آنکه مستحسنند و عند الناس
راست هر چند بیچانگاشته و اگر حرا و شرا از مدحت مدحت سببیه است استماع آن شریعت
بیچانگاشته و در در فساد انداختن و آحاد خلق آن مانع تعصب اقلی را در است
بابت یکستان امر است که بیچانگاشته و اگر حرا و شرا از مدحت مدحت سببیه است استماع آن شریعت
صحنه شایسته منزه نیست چه از مقرر است حقیقه است که شایسته است باقر ضاله حای متوکل
باشند که در قلم مذکور و در ادان فصدت بهد با آنها باشد و الا لا جایزه صاحب وقت نماز

و سبب ما فیستعملونه و غیره و در ذکر تشبیه با امام کتاب آورده اند و در کلمات آخر می گویند
فان این تشبیه را بیکره فی کل شیء بل فی المذموم و جمیع المقصود است و کتاب فی استخراج این تشبیه
بهرین است آنچه در صحاح وارد شده و اما اعمال بالنیات و انا لا امر ما لغوی و نظایر است
فنام الشیخهم فی حدیثه امری مذموم است بلکه ما موریه است که قال النبی صلی الله علیه و آله
خیرکم و سیدکم و راه انجاری و المسلم قوموا الی سیدکم قطعه و مراد از اختیار که در حدیث
تولد شریف حضرت صلعم قصد تشبیه بابت پرستان باشد تا بفهمای هر تشبیه بجهت فهمیدن
کرده بلکه مراد از آن اختصاص بکتاب است زیرا که در حدیث و مسرور و تطبیعی که می گویند علم الشیخ
و مشایب است اهل اسلام و علمای اسلام و در اسلام مکه تدبیر باشد که در حدیث و مسرور و تطبیعی که می گویند علم الشیخ
فعلی که بالبدو الا انهم ایتست حکم صورت سئو و اوله اعلم بالصواب و الیه مرجع و الا فاست
اعلموا یا ایها الشیخون بقناعه حاله صلوا علیه و آله
سوالی است که می پرسند
شاه علی خلیفه سید
سید محمد علی راجی
و آری علی

شاه علی خلیفہ علی

سید محمد علی

وای علی

امام علی

一

حضرت غلامی علیا کی زبان سے

شرف مستنانه در این سلسله که در مجالس مولود و شریف که بجاه رسیدن الوداد و آوازه او در سمرقند و اینها است چون مقام ذکر و الوداد با سعادت آنحضرت علیه الصلوة و السلام سرسند حاضران برای تطهیر بر می نهند و این مقام در خارج در سحر و نبوت جابر و حسن است یا مجموع و جهت دیگر کسی که مجلس شریف بنکام مقام بنابر حاضرین مجلس بر می خیزد و این مقام را بدعت و منوع و در حق او چه باید گفت میباید که او را احوال و احوال قیام مذکور را که جابر و کلبه حسن و تفصیل این احوال انکه در این گفتار است که قیام سیکه بنکام ذکر و سیکه شریف آنحضرت علیه السلام معارف این دنیا و احوال است قیام تطهیر است و قیام تطهیر نیز حقوق صدق و ثواب احادیث صحاح جای خالی خود ثابت و مستحق و در هر کار که قیام بر می نهند و در سحر و نبوت است احسان آن گشته باشد قیام مقام ذکر و سیکه شریف آنحضرت علیه الصلوة و السلام طریقی اولی حکم با ولایت و احتیاجات با دیگر و معنی آنکه احاطه او را در هر چه شریف با او

تنبیها و بکار بران خود را در دولت باشد و این سالکان هم بطوری قوی و محکم در شریعت استوار
 شده اند از هر چه بدعت و شیعیانی توان زدند که بکلی مقتضای همتی استقامتی برای آرد پس معلوم شد که شیعه
 حسن حق تعالی را شستن علیا و فضلا و خیر علیا و دلیل حرمی برای خواهی بود و نیز غیر همتی و حق تعالی
 مرتبین نیستند چنانچه فلاجر با او جرمی محمل با استال می یابیم مگر در وجوب زور ثواب و حستی
 و ضعیف علی و اجر برای حضرت و حرمی شریفین است که اصل این فعل حرامی را از انجا است
 با آنچه اگر کسی خود را باطل بر سر برد آید تابع سنت نبیان ساخته و در تحقیق طریح اندک
 آن اما خسته چنان علی اصحابی اهل طریح و عقد که بنظر مردم نرسد و در این طریح قویان و محققین
 این طریقه حسنه و زبیده برای نظم و تحریر و بکارش با بدست نیست یعنی نمیکند عادت ازین
 سنت و بدعت آنرا کفری با قبول نمود و مستحسنا زود را در هر دو طرف است و ملا و دست ازین
 نمایند آنرا بدعت کسب نموده اند که موجب طایع علی حرمی است پس نیز بر جواز آن حدیثان بد
 شیعه است و این سخن لا محاله تسلیم شد تا معنی است که نیز پیش ازین بدعت است با کمال مدعا و قرار
 تمام نموده اند از هر چه بدعت و شیعه بوده ای این معنی هر چه بگویند که بر خیزد که ما ندانیم که برای او
 غلبه کرد بر سر باب درین اسلام نازل است و دفع از طریح آنرا حیطه توان حدیث هر چه نمودند
 سن شریک و افشار و سن سیاست اعمالنا من میدی اند و فضلا و محمل درین ضلالت فلان مدعی را
 قول الحق و هر چه بدعتی است و هر چه باطل است بالصلوة اللیل المرح و اما سبب التفویض علی مضمونی
 مقتضی که از فتوی بیست مسلول و حال امر و روشی
 تمام نمودن در محمل و در شریف اینک امام زنجی در عقد انچه هر چه است که استحقاق
 نموده اند اما مالان صاحب الدیانت و الوار و توفیه فیام را وقت ذکر و ولادت آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم و ملا حسن فی ساطعی مدتی بعد از آنکه احرام در فتوی نوشته اند که استحقاق میسر است
 و جامع بجمع شده اند بر آنکه حقان پیغام مذکور در موال الصلوة اللیل علیه و سلم و هر چه بدعت
 است که استحقاق بکارهای مجمع نخواهد شد علامه مدائنی گفت که عادت جاری کردید و این
 پیغام وقت ذکر و ولادت و باین بدعت است که سبب است که اظهار ازین و هر چه بدعت است با کمال
 دلالت علی آنرا فتوی و بکسر و در نسخا سفیان هر چه با ناسب خرمین است با کمال

[illegible][illegible]

سہ ماہی در دایک الکشف جو احوال کے شریعی

جو بعد از شالی بر این مایطہ و بحر فاطمہ و بیابان استاجاب بحافض مولود شریف و اطلال استاجاب
مراتب فیما یجیب بان علی باب حالک و ذریعہ وقت عمارت و دواحوالہ شایعہ کی طبیعت اور
سراب کی طبع سبب قبحہ خاطر خدا یا قال اللہ الاول فی مہم بنی کبریٰ و ہذا الصیغۃ فی طبعہ و ہذا
واسطی ثابت ہوتی ہی اقل مداحستان قبلہ می امر پر ہی کہ فیما مفرق و تفسیر و دیگر یہ نصرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہی ہوا اس عبارت بحسب ہی ہی اقوال و تسلیم اسکا ظاہر و عیان
تو کہ مکر لہری ہونا حکایت قدوم پر وہ ہی حسب رسالہ مولود میں ہوا و اگر قرآن در حدیث
میں کہ قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہرا مارا ہادی کوئی نہ لہر او ہدیہ بابت کشت غمر
سی معلوم نہیں ہوتی ہی فقط و اندیکہ کا زوری اقوال صحیح ہی کہ تسلیم و اقبال کرنا ظاہر
کلی کا افراد اور مقتضی ہی اور انکار کرنا فیما متعبد ہری کا محابا میں دیوانہ کا کام ہی حسب
لی جو علیہ فقط و اندیکہ کا زوری لکھا او سکی حق میں بجا ہی کیونکہ باوجود ظاہر علی طاعت
ناطق کی ناطق نہ کہنا محذوب مکر کا و عاقل فری شو نہیں ہی اور وہ جو حسب طبع و طریقت لکھا
کہ اگر قرآن و حدیث میں ذکر قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہرا مارا ہادی کوئی نہ لہر او ہدیہ بابت کشت غمر
ادی کوئی نہ لہر او ہدیہ بابت کشت غمر صلی اللہ علیہ وسلم نہرا مارا ہادی کوئی نہ لہر او ہدیہ بابت کشت غمر
ذکر ولادت کا کہان ہی کہ نہرا مارا ہادی کی زبان پرادی انوس یہ شخص سید ہاسید یا قرآن
بجانب ہی نہیں پڑا ہی ورنہ ایسا نہ کہتا اس حکمہ مضمون میں شو کا و سر صادق آنا ہی
جو خوش فہمست سعدی و زرخیا انا یا اما السانی اور کا سا و نا دلہا اگر کسی کلام ہی
و اما حدیث میں نام نامی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا اور درود پڑا اور کشت غمر
اکم ہا کہ تودی و درود مولانا و ساد و عالم رسادات کی قطعہ کی واسطی اکثر نہیں لہر او ہادی
ایک یہ کہ محفل میں ان کی قطعہ کی لہی اسلہ وہ گونا گویا و زیکی عقلا کی وہ شخص اس محفل
ظاہر ہو کا اور حسب جو کہ کشت شہر عہدی و افض نہیں ہی سبب علی ہمالت کی کوئی
معلوم کر کے کی کوئی نہ معلوم ہوتی ہی ثقی و جو دلازمہ نہیں اتی ہی قولہ اور اوقات
ظاہر میں کشت غمر و علی و ذکر و مارا کشتی اور افضل ہونے کے واسطی

[The page contains dense handwritten Persian script in a cursive style, likely from a historical manuscript.]

[illegible]

Handwritten text in a cursive script, likely a manuscript page. The text is dense and fills most of the page, with some lines appearing to be crossed out or heavily corrected. The script is characteristic of early modern European cursive, possibly from a Dutch or German source. The text is written on a single page, with the right edge showing the binding of the book.

[The page contains dense handwritten text in Arabic script, which appears to be a continuation of the manuscript's content. The ink is dark and the handwriting is cursive. There are some large stains or damage marks on the right side of the page.]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[The page contains dense handwritten Persian script in a cursive style, likely from a historical manuscript.]

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, filling the right page of the manuscript. The text is arranged in approximately 20 horizontal lines, with some variations in line length and spacing. The ink is dark, and the script is fluid and connected.

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, filling the left page of the manuscript. The text is arranged in approximately 20 horizontal lines, with some variations in line length and spacing. The ink is dark, and the script is fluid and connected.

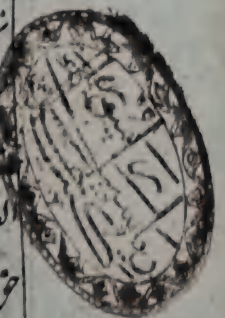
Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, covering the entire page. The text is dense and appears to be a continuous narrative or a collection of verses. The script is highly stylized and characteristic of the period.

Handwritten text in a cursive script, likely a manuscript page. The text is dense and fills the page, with some lines appearing to be part of a larger section or chapter heading. The script is highly stylized and characteristic of the period.

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

در باب امانت بیان نموده ۱۲ ترجمه در مختار و متواری ازین عبارت است
 و فتح القدر برسان است و علاوه برین از روایات قاضی خلاصه و در
 القضاة و علی و سراجیه و وهبه و قاضی باور و النهر و غرائب و شرح و فرائد
 و ترمذی و شریح کرمی و معدن و محیط و کثر و زیلعی و شرح علی و کثر و زیلعی
 و مجمع البحرین و در هر یک مفسرین دین فتوی نقل کرده است ثابت و تحقیق است
 بر جواز تعدد نماز جمعه بوده است و لو کان موضعین اولی است پس هرگاه که از چندین
 کتب معتبره کثیره واضح گشته که قول مفتی به صحیح جواز تعدد است پس در هر
 جواهر اخلاطی و رحمة الله علیه علی تقدیر صحوة الروایة چه اعتماد قول معتبر و معمول و مفتی
 جواز تعدد جمعه در چند جا بوده است و هو الذی ارتضاه صاحب المتون و مفتی را
 لازم و واجب بود که مسئله اختلاف جواز عدم جواز در متون و بعد از کتب معتبره
 ملاحظه کرده آنچه در متون مختار و مفتی به می بود از آن اختیار میکردند که قول غیر صحیح
 متون اختیار سازد و طعن و تشنیع بر آنها نماید قال فی السراج المبین و العمل علی
 ما هو فی المتون و اذا تعارض ما فی المتون و الفتاوی و المعتمد ما فی المتون و کذا بقیه
 ما فی الشرح علی ما فی الفتاوی کما فی البحر الرائق و فی المحمودی شرح الاشباة
 و النظائر ان ما فی المتون و شرح مقدم علی ما فی الفتاوی انتهى و سوائی از این
 در تمام بلاد و شهرها از قدیم تا الان من جمیع است که در یک شهر یا
 نماز جمعه بشود و در آن شهر یا صدها عبادت گشته و موجود اند بلکه در مسجد یا نماز گزارد
 این تعال و تعارف و قوارث صدها سال در تمام شهرها و دلیل قوی بر فتوی جاری
 حد و بوده است فی القندیس للعاضی و مفتی ان حکما علی ظاهر المذهب تیرکان
 اعراف و نیز در گردان نماز جمعه یکجا حرج است و ادای در چند جا اهل و
 حق مصلحت است بموجب روایات معتبره معنی را سزاوار و اولی که آنچه اسیر و اسهل
 حق مسلمین بود بران فتوی سزاوارتر و شریفی الفتی ان بعضی علماء سلف و اهل علم
 است که از آنکه از فتوی فی شرح اجماع الصغیر و مفتی الفتی ان بعضی علماء



لی عن غیره خصوصاً فی حق الصغیر لقوله صلعم لعلی و معاذ و علی استغنیما عن بعضهما الی
 و غیره لا یندر او طرفه تر اینکه کدام روایت صحیح بقوله علیه السلام یا یفنی در باب حد
 و حدیث مفتی نقل کرده بلکه در روایات منقول فتوی او در باب جواز تعدد و لفظ یفنی نقل
 من شیخ الریة و لکن علیه الفتوی ناقلاً من الغیاثیه و به تأیید ناقلاً من الغیاثیه و به تأیید
 و در این باب استخبر به این کتاب چند جافظ علیه الفتوی مذکور است و در باب امانت
 قضیه احدی را بازنه نیست که خلاف ما بیهی فتوی و قول غیر مفتی با اعتبار ناقلاً
 فی الدل المختار و درایت فی رسالت اذ اب المقتضین او انشیک روایتی که کتب
 بالاصح و الاولی و الاولی و نحو ما فله ان یفنی بها و لجانها الف و اذ اذیت بالصحیح او
 الماخوذ و بیهی او علیه الفتوی لم یفنی بها لانه ان فی السراج المبین و جواز تعدد لفظ
 علیه الفتوی صحیح و هو الماخوذ و الفتوی یا بیهی و آنچه مانند است مفتی را بازنه نیست
 که خلاف آن فتوی و در ۱۲ قول هر که جواز تعدد و از امام ابی صنفه الی قول فلا یجوز لعلی
 اقول از عبارات متبسط میشود که مفتی از ادب مفتین خبر ندارد و در علم فقه اصلاً او را
 نزاد است حاصل نیست و به هیچ کلام مشکلم نشد زیرا که او یکوید که بدون نقل روایت
 امام از کتاب امام ابی یوسف و محمد و زفر و حسن بن یزید قول موثوق و معتبر نیست
 و این کلام او بقضا خلاف اجماع و قرار او عمل افتد بوده است مفتی را باید که این کلام
 خود روایت کدام کتاب فقه نقل نماید بدون استناد که آن روایت تخلیص دعوی ملاطفت
 است هزارها مسئله در تمام کتب فقه انجمن بوده اند که در آن روایت خاص از کتب شاکر
 امام عظم منقول نیست و در اکثر کتب حواله بکتاب دیگر غیر کتب شاکر دان و کرده که نزد
 امام عظم جان و چنین است خصوصاً اصحاب تون حاشی نقل یکدیگر که امام ابی یوسف امام
 محمد و حاشی کتاب چنین از امام نقل کرده و زفر و جملہ علماء همگی مسائل مذکور کتب معتبره و در
 کسی حرج نموده که صاحب قایم یا کثر الدقائق مثلاً که امام سید ذب امام عظمه بیان
 کرده و در کتب شاکر دان و نقل کرده احصا قلدر نقل عبارت کتب معتبره
 کتب معتبره نقل کتب صنفه شاکر دان امام نموده است قال فی القندیس خلاصه

الفقه لا يبيح الزنا في فاما ما وجد من كلام رجل ومذهب في كتاب من مذهب
قد توافقه الشيخ على ان يقره فلان كذا وان لم يسمع احد من احد
موجب من الحسن وكلام طائفة لا يوجبها من الكتب المصنوعة في اصطلاح
العلماء وان وجدها على هذا الوصف فمنها لا يجد المسئلة في اصطلاح
محتاج منكم الى استاذ في الفصول العبادي واولها يمكن المفتي من الاجابة
لا يحل له ان يفتي الا بطريق الكتابه فيحكي ما يحفظ من احوال الفقهاء في السراج
المسير وانفقد الاجماع على جواز النقل من الكتب المعتمدة ولا يشترط اتصال السند
الى مصنفها يجوز الاعتماد على خط اللفظه اخذ من قوله ما وصف ابنه في طلب
خوش كرام روایت فاس از كتب فاكردان امام اعظم درین فتوی نیاروده پس قاش خوب
بیان ما دونوں محدثین فلا يجوز النقل من قول يوم انك كاسيك ما قوله بان واما نقل
درین مقام غرض مفتی میگوید که فتوی صحیح و دیگر فقهاء تحقیق مذکور مفتی بر جواز کثیر جمیع ما بین
یا ثلثه است فابن الاتفاق بعدم اجواز این عجب فتوی بوده است که کلام ما بعد طلبان
کلام ما قبل منبیا بر قوله من انما قصد في نوع منه ما قوله عن محمد علامه فاسم حقی اقول
ازینیه روایات صاف واضح گشت که جواز نقد و جمعه بدو جایاست جاسفتی به صحیح
و ظاهر الروایت بوده است هر چند که بعضی سعی موفوره برای احتفاء فتوی اجواز نقد
بهم رسانید و تدبیر و حیل به بسیار برانگیخته کرد موجب آنکه الحق تعلیم و الایلی خود از
روایات منقول استبقار و ایضاح امر حق کما یغنی شد و آنکه مفتی میگوید که مراد از
مواضع کثیره و متعدد بهر گناییکه واقع شده از ثلثه بوده است غیر مسلم است بلکه در
عموم مطلقا بوده است و درین مقام مفتی روایات فقیه که نقل کرده سوا سی حلا
فاسم حقی از جمله روایات همین وضع است که نزد بعضی فتوی بر جواز نقد و جمعه
و نزد بعضی رسد جال بوده است و در بعضی تصریح این معنی است که از سه جاز بوده جاز
نیست پس ازین معنی بودن مراد از مواضع کثیره ثلثه متفقین و بعضی معنی
صراحت گفته که جایگاه مواضع کثیره منقول شده مراد از آن ثلثه بوده است و اگر گفته

[illegible]

الحجۃ فی مصیرین مینما کما قد بعیده و لعل المعنی المانی فی سبیل ما و باب تعدد نظر
 واحد اگرچه بعضی از فقهای بطرف عدم جواز رفته اند و ظاهر الروایه و معنی به وجوب توجه
 گفته اند لیکن معتبر و محتاط و ظاهر الروایه بروایت صحیح و معنی بهما از طرفین جواز تعدد
 مطلقا باینکه محقق عند الفقهاء المعتمدین الشارحین بالبیان لا یستحب فی حدیثنا انهم یقولوا
 روایات مندرجه عبارت معنی اگرچه در بیان است مگر تینا عبارت است
 مرفوع میگردد فی کتاب الجواز الصحیح من مذهب الحنفیه و محدوده جواز اقامه الحجۃ فی
 واحد فی موضعین او اکثر من یک مکان یا غدا انتی و فی مجموعه العراش مثل التوحید و الحنفیه
 فی موضعین فی صرح واحد فقال فی روایان و یفتی بالجواز و قال فی المعنی ان یفتی لکن
 بما هو اهل علم و به صحیح لقول النبی علیه السلام لعلی و معاوی بن یسافا الی النبی سیر
 و لا یستحب الا ان یرید الله بک السیر و لا یرید بک العسر انتی و یروى
 عدم جواز تعدد و نزد فقهاء معتبرین مرجع است لما فی الد المختار و علی المرحوم فاجوبه کن
 بین تجربه و ینف بالمعین پس ترجیح روایت عدم جواز تعدد و قطع نظر از آنکه فی حقیقت
 ترجیح مرجع است و معنی است بحدود امتیاز از انب فقهاء و طبقات ایشان و طبقات
 کبری و علامه کنوی و غیره مذکور است خلاف تصریح فقهاء معتبرین و نقل روایت مرجع
 از غیبه است و معنی و غیره و ترک روایت صحیح مرجع بهر یک از علما و بندگان
 مستحب است و بر وقت و فائز سابقه مخفی نیست که علما سلف و راز منہ جنگیه و بگویند
 اشخاص بالائمه اودیه با قرار داده نماز میگزرایند و از ای ولی و افضل در شهر واحد و حدیث
 لمانی جامع الرموز لا یستحب فی موضعین انتی و الله اعلم و علمه اعم و اتم گفته محمد سعید

در خط علمای ارام نویر

محققین علمای که بران اتفاق دارند و تعامل هم بران اتفاق گشته است که از جمعه و
 مستعده و در شهر واحد جائز و معنی هم همین است که اگر اودای امور شرعیه بر تقیم است در
 الدفائن که بهر باسائل آن معمول و معنی بهمانند دران مذکور است تودی الحنفیه فی

یواضع پس مانع موصوف تعبیر نمود محل جواز جمعه ایواضع که حکم کثرت است و ایا وادان
 ندارد و نیز ابن الهمام صاحب فتح القدر و صاحب بلعی که هر دو از معتقدان علمای
 فقه و حدیث اند و در تحقیقین هم متحد و مواضع اودای جمعه و شهر واحد فتوی اودا
 در امداد القناع شرح نور الاضیاح که مشهور بشری است دران مذکور است
 اقامه الحجۃ فی مواضع کثیره بالمصر و فاء و یقول فی حقیقه و محدوده و هو الاصح کما فی
 الزیلعی و فتح القدر و معراج الدرایه و البرهان غیره بالفتوة الدلیل و اطلاق جوازها من غیر
 حصر تعدد است حکم مسئله مسطور به موجب شریعت که معنی بهاست تحریر یافت

محمد فضل حق ۱۲۳	خللا حسین ۱۲۴	محمد عفرانی ۱۲۵	محمد عمران ۱۲۶	جلال الدین محمد کمال
-----------------	---------------	-----------------	----------------	----------------------

در خط علمای شاه جهان آباد

شمار جمعه در یک مسجد کتان شهر افضل است و اگر در دیگر مسجد هم بخواند و بشود
 و موافق روایات کتب معتبره فقهیه معول علیها فتوی بر همین است و اینکه بعضی ارباب
 آمده که نماز جمعه در مسجد دیگر بخشود صح و معنی نیست و الله اعلم و علمه اتم و حکم
 محفوظ است و حق حنفی

محمد جمعه الدین

بسم الله الرحمن الرحیم

به سفر نمایند علماء دین پس نصیحتان شرع منین در شکار که اینچنینند و کلی بامر بیایه
 بنده و کشته شود و نوبت و بخشش از کار و غیره فرسیده باشد شرعاً حرام است یا احلال
 کسی که از کولی بنده و اقل نماید و حقیقه بروی خود لازم می آید باینکه معصیت
 نماید جواب باصواب ارقام فرمایند میباید و خود را جواب و بصورت مرفوعه باید داشت
 که در جمیع کتب فقهیه از سنون و شرف و فقاوی مذکور است که آن ملکه که بدان قری

انما قلنا بتقليدنا حتى لو كانت خفيفة بها حدة يحل تعين الموت بالبحر ۱۱ شرح الباس البند
ما تخرج ۱۱ یعنی و بحرم ایضا اذا قلنا بنده ثقیله ذات حدة لان البندقة کسر و لا یخرج
و كانت کالمعروض ۱۱ یعنی من یخسر و قایم اثبت حکم صورت سنو له شرعا کما یخرج

محمد عبدالواحد غلام حسینی حافظ شریعت حسن محمد فضل حق دوشهر جلوس

بسم هو الموفق

از متعین کتب فقه حنفیه ستفاد میشود که مناط حل و حرمت صید یک بعد سردادن آتشکار
مردم کسب یاب شود بر حدت و نقل از نقل است اگر بخیر یک حدت و نقل هر دو داشته
باشد بر جانور اتفاق افتاد ملاحظه رود که اگر شش بحدت و جرح آله متعین باشد
آن جانور بلا شبهه حلال است و اگر نقل متعین باشد لا شبهه حرام و در صورت شک
حکم بحدت مقتضای احتیاط است پس در غلوه کلین که مجروح نقل دارد و حدت ندارد
حرمت متعین است و گوی بندوق عرفی که از این در صاص باشد جرح است و نقل در دود
نیز جرح کی رود یکی متغیر بر حکم بحدت آن جانور مرده مقتضای احتیاط است علی هر
آتش در صاص که مجروح حدت دارد و نقل ندارد چون موت بحدت متعین است پس شکار
از جمله بندوق که بکام شکار با شمشیرش سرداده باشند مرده بدست آید حلال است
و از غیر احد مذکوره نفی که در گوی بندوق لا چهره آتش و غلوه غلیل است چون روز روشن
در گوی بندوق اگر جرح جرح هر دو موجود است لیکن ترتیب حکم بر دوق و نقل بر جرح
فاصله مذکوره است زیرا جرح آن فقط است و علم حربه سلامت است یعنی کما یخرج

محمد سلامت

بسم الله الرحمن الرحیم

استفتا دیگر از مولوی سید محمد ولایتی

بسم الله الرحمن الرحیم

گویی که کار شکار سانه تسمیه کی حلال است یا نه سبب سی که گویی انهار دم او فر
الادواج کرتی ہی اور موت گوی کی شکار کی یقینا با جرح ہی اور کل و جرح
صفت پائی جانی او حکما ہی ہی حکم ہی بقوله علیه السلام انهار الدم فماتت
واقری لا وذا جرح فماتت واما انهار الدم وافری لا وذا جرح فماتت وافری لا
عبارة فاضحان کی سی که لا یجوز صید البندقة والحی والمراضی والعصا
سوما شبهه ذل وان جرح لا یجوز الا ان یکون سخی من ذل قد
حدوده و طولوه کالسهم و امکن ان بر فی به فان کان كذلك و جرحه
لا یجوز حل کل و اما الجرح الذی ید فی الباطن و لا یخرف فی الظاهر
لا یجوز لا ینکح ایضا انهار الدم فماتت واما انهار الدم فماتت واما انهار الدم فماتت
بندوق فیل سی که گوی بندوق کی چنانچه بیابان لا ینکح ایضا و ابدق فی الباطن
و لا یخرف فی الظاهر سی صاف ظاهر است و در حدوده او طولوه صرف است
البابی تا که جرح او جرح پایا حلال است حاجت اسکی صرف بندوق فیل من سی
بندوق فیل من سی که جرح پایا حلال است و آیات مفصله دل سی ہی بندوق فیل
راوی و غیره الذی قتل البندوق حرام و البندوق فیل جرح و فی
سی و لهد ایضا لها تدق و نکسر و لا یجوز فصار کالمعروض انتهى

این که اصابه المراض ولا یلکل ما اصابه البند قدمات هکذا فی الکتاب
 کیونکه بندوق کا الہ ج ہونا یقینا ثابت ہی جیسا کہ طحاوی کی باب نقصان میں
 لکھی فالمتعلقہ البند قہ یقینا لہ اذھی التہ یقصد ہا القتل و جرح و قہ
 اجزاء قال شیخنا و قد رجع الی ہذا من کان ینازع فی کون القتل
 عمدا موجبا للقصاص اور نیز اوس باب میں لکھا ہی کل الہ یحصل ہا الزکوۃ
 یترب علی القتل ہا القود و لا ینعکس کلیلا لان الشرط فی الزکوۃ فری
 الا و داجر و اھل اللدم و ہذا کہ یحصل الہ یجدد کہ بسلسلہ و ابرہہ میں لکھا
 حکم موجبہ جزئیہ ہوا اور موجبہ جزئیہ کو سالبہ جزئیہ لازم ہی تو اب ضرور ذکر کرنا چاہیے
 کا ایک فرد افراد موجبہ جزئیہ سی یا سالبہ جزئیہ سی سالبہ جزئیہ سی بن نہیں سکتا کہ
 جرح اور قتل اجزا جو باعث ہی فری الا و داجر اور انہا دم کا وہ پایا جائی جانی
 ہی وجہی کہ مسئلہ اور ابرہہ کا استثناء کیا نہ بند قہ کا پس لکھی داخل ہوگا تحت میں
 موجبہ جزئیہ کا اور یہہ میں مقصود ہی اور اگر کوئی گمان کری کہ شاید ماکولات میں
 احتیاط از ان مقصود ہو ہو یہ گمان فاسد ہی کیونکہ قصاص میں سب سے اید احتیاط
 مقصود ہی اگر اندک اشتباہ ہی قتل بالقتل کا بند قہ میں پایا جائی تو حکم قصاص کا اید
 ترتب ہونا سائبہ تصریح اس دلیل کی اذھی التہ انھ لفظ علیہ السلام ذوال اللہ
 احسن علی اللہ من قتل امرء مسلما اب رہ گئی باقی عبارت طحاوی کی اور
 یہی و الحاصل انہا ان القتل الثقل کالجمل وان و جحد الادماء کالنشا
 لی فی الدار و هو محل ما اجاب لہ شیخ زین جین مسئلہ عن یصلطہ الطیو
 ببند قہ الوصای و الطین هل یجوز اکلھا ام لا اجاب لا یجوز لاجل اکلھا انتی
 یقول الصحیح قال فی التبین الہ اصل فی جیس ہذہ المسائل ان الموت اذا
 بالبحر یقین حل وان حصل بالقتل او شل فیہ فلا یجوز اکلھا و احتیاط انتی
 قلت فلا احتیاط فی صید الوصای ان لا یؤکل لہ نہ لہا صید و اسطہ
 اند فاعل العقیف لاجلہ و اللہ اعلم بالصواب ہکذا فی الطحاوی

یہاں ہی مراد بندہ غیل ہی خواہ طین سی ہو یا رصاص ہی ورنہ بندوق میں مثل
 انھ لکل محل قول شیخ زین کا بن نہیں سکتا سبب ثبوت جرح یقینی کی لکھی
 اگر کوئی مراد میں تب ہی مدعا حاصل ہی سبب رجوع شیخ زین کی قول اول
 سی چنانچہ قد رجع انھ مسمی اشارہ طرف اسکی یعنی پہلی شیخ زین قتل
 کا قائل تھا اور پھر رجوع کی اوس سی تو اس صورت میں ہی قول اول شیخ زین کا قائل
 تاسیم کی نہ تھا اور کیونکہ ہوگا کہ الہ جرح یقینی ہونا اسکا عند الفقہا ثابت
 جی کہ جو نمازین تہی او نہوں لی ہی رجوع کی اور الہ جرح ہونا اسکا قبول
 کیا پس خمایہ صورت اذا حصل بالبحر ہر یقین حل میں داخل ہی اور
 قلت فلا احتیاط لکم جو بیان کیا اوسکا ہی ہی مطلب ہی کہ شکار کو لی کا
 مال ہی لیکن احتیاط از انہ تقوی کی یہی کہ نہ کہا یا جاوی پس صحت میں ہی
 کہہ شک نہیں نہ کہا متعلق تقوی کی سی فقط

تحريم احرام رد المحلل ان مولانا محمد مظہر کریم ادا

فیضہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم و بے یستقین	التعمیم
------	------------------------------------	---------

بعد حمد و صلوة کچھ بیان ہی بیچ حرمت شکار کو لی بندوق و رفع شہادت
 بعض اہل علم کی کہ قاتل صلت اوسکی کی ہوئی تہید اس مسئلہ کی اس طرح ہی
 کہ نام بندوستان میں درمیان ہر خاص و عام کی ہدیات شائع و عام ہی
 کہ جو جانور شکاری صید نہ ضرب کو لی دھیرہ سی کر یا ہی لکڑی نوٹ دج اوکی
 جہی وغیرہ سی ہو جیتی سی لکھو کہانی تہن ورنہ مردار سمجھ کر ہدایت ہی
 میں دفع استغفار لی بعض اہل علم لی قنوی دیا کہ ایسا جانور شکاری حل
 ہی لیکن اسکا حکم علماء دیار مختلفہ اہل عصر و زمانہ ہی متین کی الہی جانور
 ہی ہی ایمن خلاف جمہور کی اس دلیل سی ملال افروالی میں

